31 MAR TO 06 APRIL, 2025 ☆☆☆ ۳۱ مارچ تا ۶ اپریل ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک — چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

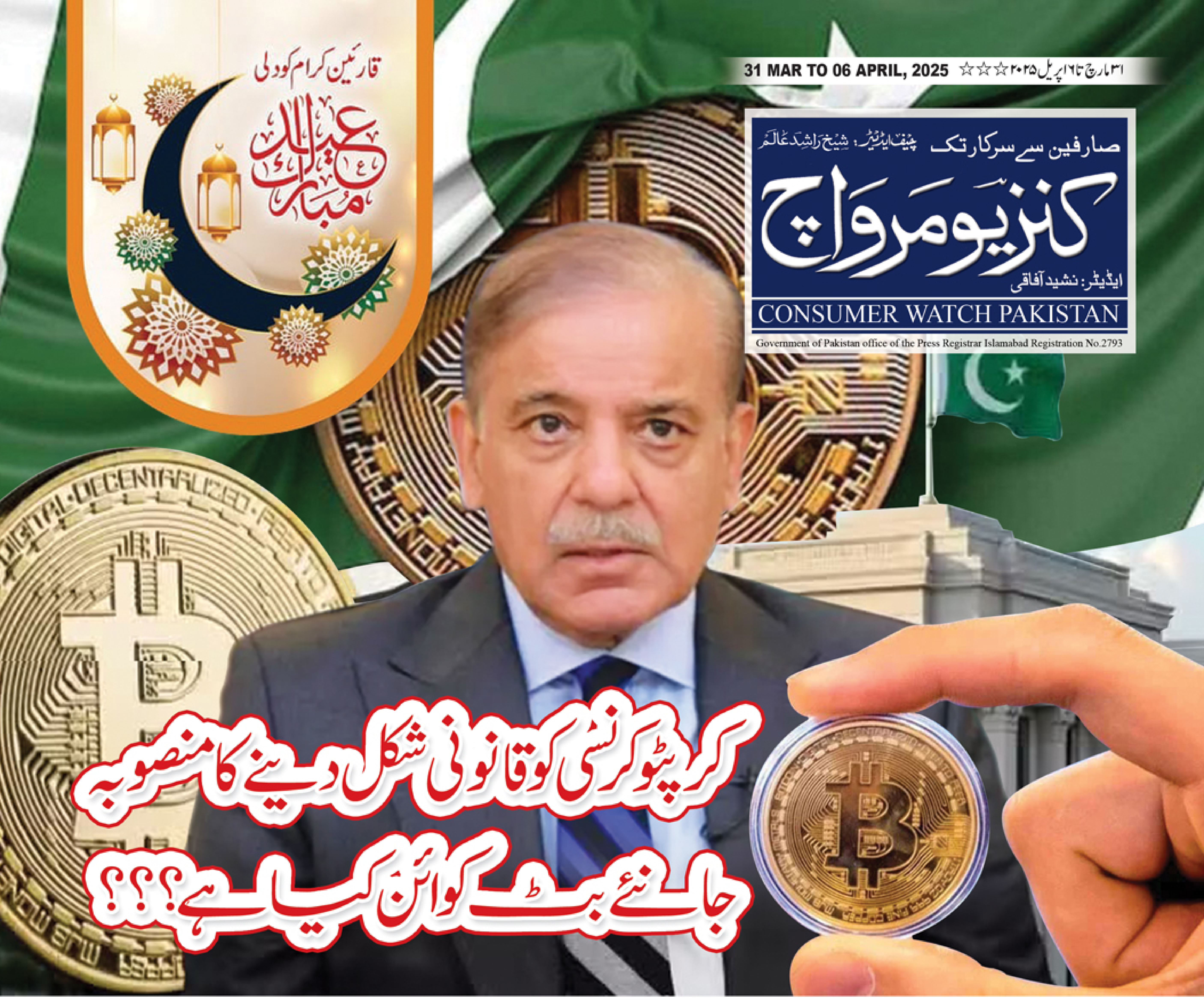

کرپٹو کرنسی کو قانونی شکل دینے کا منصوبہ

جانئے بٹ کوائن کیا ہے؟؟؟

سندھ کے 30 ہزار طلبہ کو گوگل اسکالرشپس دینے کا اعلان

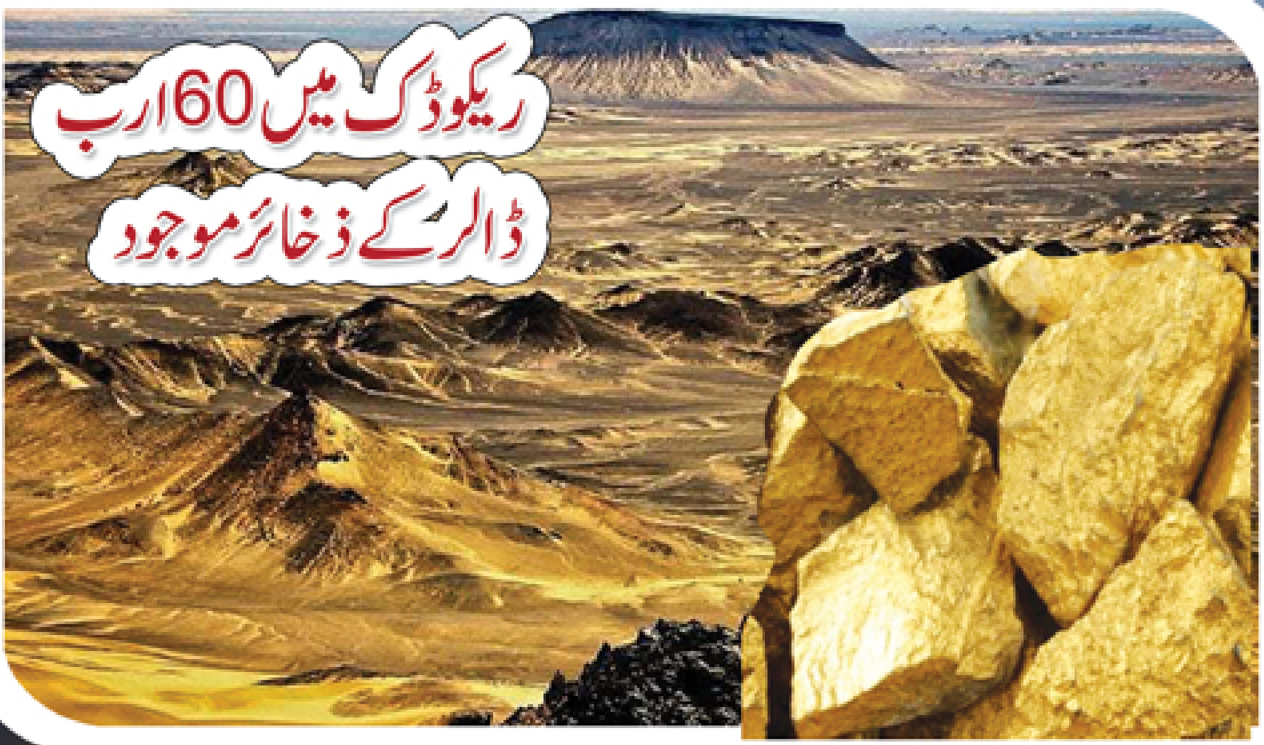

ریکوڈک میں 60 ارب ڈالر کے ذخائر موجود

آئی ایم ایف کی ایک اور شرط پوری کردی گئی

چین میں عید کا دن ہمارے لئے خوشگوار بن گیا

ٹک ٹاک نے نیا ڈیش بورڈ متعارف کرادیا

بیجنگ (کنزیومر واچ نیوز) شارٹ ویڈیو شیئرنگ ایپلی کیشن ٹک ٹاک نے اکاؤنٹ کی حفاظت کے لیے نیا سیکیورٹی چیک اپ پیش کردیا۔ٹک ٹاک نے سیکیورٹی چیک اپ کے نام سے نیا ڈیش بورڈ متعارف کرادیا، جہاں تمام سیکیورٹی فیچرز ایک ہی جگہ نظر آئیں گے۔ٹک ٹاک کی جانب سے جاری بیان میں بتایا گیا کہ صارفین کی آسانی کے لیے اب تمام سیکیورٹی چیک اپس کو ایک ہی جگہ ایک ہی ڈیش بورڈ میں کردیا گیا۔صارفین سیٹنگ اینڈ پرائیویسی کے آپشن میں جانے کے بعد سیکیورٹی اینڈ پرمشن میں جاکر سیکیورٹی چیک اپ کو استعمال کر سکیں گے۔صارفین کے اکاؤنٹس کو زیادہ محفوظ کرنے اور کبھی اکاؤنٹ تک دوسری جگہ سے رسائی حاصل کرنے کے لیے سیکیورٹی چیک اپ کو بہتر بنادیا گیا ہے۔سیکیورٹی چیک اپ ڈیش بورڈ کے ذریعے صارفین اپنے اکاؤنٹ کو فون نمبر، ای میل اور بائیومیٹرک سے منسلک کرسکیں گے، اکاؤنٹ کو فیس لاک سے بھی منسلک کیا جاسکے گا۔اسی طرح سیکیورٹی چیک اپ کے ڈیش بورڈ پر صارفین کو اپنے پاس کی ورڈز بنانے اور ٹو فیکٹر اتھینٹیکیشن کے فیچرز تک بھی رسائی دی گئی ہے۔اب ٹک ٹاک صارفین ایک ہی ڈیش بورڈ پر جاکر اپنے اکاؤنٹ کی سیکیورٹی بڑھا سکیں گے، اس سے قبل مذکورہ تمام سیکیورٹی فیچرز کو الگ الگ ڈیش بورڈز پر جاکر استعمال کرنا پڑتا تھا۔نئے سیکیورٹی چیک اپ سے قبل گزشتہ ہفتے ٹک ٹاک نے پیرنٹل کنٹرول کے نئے فیچرز بھی پیش کرتے ہوئے والدین کو اپنے کم عمر بچوں کے اکاؤنٹس پر نگرانی کرنے کے زیادہ اختیارات دیے تھے۔

ریڈمی کا پرانا فون نئے نام سے متعارف کرادیا گیا

بیجنگ (کنزیومر واچ نیوز)اسمارٹ فون بنانے والی چینی کمپنی شیاؤمی نے اپنے برانڈ ریڈمی کا پرانا فون نئے نام سے متعارف کرادیا، جس پر کمپنی کو تنقید کا بھی سامنا ہے۔شیاؤمی نے ریڈمی 14 ایس کو ابتدائی طور پر چند یورپی ممالک میں فروخت کے لیے پیش کرتے ہوئے جلد ہی اسے دوسرے ممالک میں پیش کرنے کا اعلان بھی کردیا۔صارفین کی جانب سے دعویٰ کیا جارہا ہے کہ کمپنی نے سال 2024 میں متعارف کرائے گئے ریڈمی نوٹ 13 پرو کو نئے نام ریڈمی 14 ایس سے پیش کیا ہے، تاہم کمپنی نے اس حوالے سے کچھ نہیں کہا۔صارفین اور تجزیہ نگاروں کی جانب سے دعویٰ کیا جارہا ہے کہ کمپنی نے اپنے ایک سال پرانے فون کو نئے نام اور نئے کیمرا ڈیزائن کے ساتھ پیش کیا ہے۔ریڈمی 14 ایس کو 6-67 انچ اسکرین جب کہ اینڈرائیڈ 13 کے حامل ہائپر او ایس کے ساتھ متعارف کرایا ہے۔فون کو 8 جی بی ریم اور 256 جی بی میموری کے ایک ہی ماڈیول میں پیش کیا گیا ہے، تاہم اسے تین سے زائد رنگوں میں متعارف کرایا گیا ہے۔پانچ ہزار ایم اے ایچ کی طاقتور بیٹری کے ساتھ پیش کیے گئے فون کو 67 واٹ کے فاسٹ چارجر کے ساتھ متعارف کرایا گیا ہے۔فون کے بیک پر تین جب کہ فرنٹ پر ایک کیمرا دیا گیا ہے جب کہ اسے فنگر پرنٹ سینسر سمیت دیگر فیچرز کے ساتھ متعارف کرایا گیا ہے۔ریڈمی 14 ایس کے بیک پر تین کیمرا دیے گئے ہیں، جس میں سے مین کیمرا 200 میگا پکسل کا ہے جب کہ دوسرا 8 اور تیسرا 2 میگا پکسل کا ہے۔فون کے فرنٹ پر 16 میگا پکسل کیمرا دیا گیا ہے جب کہ کیمرا ٹیکنالوجی میں نئی اپگریڈیشن بھی نہیں دی گئی۔فون کو چند یورپی ممالک میں فروخت کے لیے پیش کرتے ہوئے دیگر ممالک میں اسے جلد ہی متعارف کرانے کا اعلان کیا گیا ہے۔فون کی تعارفی قیمت 260 امریکی ڈالر یعنی پاکستانی 72 ہزار روپے تک رکھی گئی ہے، تاہم اسے پاکستان میں مزید کم قیمت میں پیش کیے جانے کا امکان ہے۔

اسٹارشپ راکٹ 2026 کے آخر میں مریخ کے لیے روانہ ہوگا، ایلون مسک

نیویارک (کنزیومر واچ نیوز) اسپیس ایکس کے بانی ایلون مسک نے کہا ہے کہ ان کا بڑا اسٹارشپ راکٹ 2026 کے آخر میں مریخ کے لیے روانہ ہوگا، جس میں ٹیسلا کے انسان نما روبوٹ آپٹیمس سوار ہوں گے، جب کہ انسانوں کے لیے پہلی پرواز 2029 تک ممکن ہوسکتی ہے۔ڈان اخبار میں شائع فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق اسٹارشپ اگلے سال کے آخر میں مریخ کے لیے روانہ ہوگا، جس میں انسان نما روبوٹ آپٹیمس جائیں گے۔مسک نے اپنے 'ایکس' سوشل نیٹ ورک پر کہا کہ اگر یہ لینڈنگ کامیابی سے مکمل ہوگئی تو 2029 تک انسانی لینڈنگ شروع ہوسکتی ہے، حالاں کہ 2031 میں انسانوں کی مریخ پر لینڈنگ کا زیادہ امکان ہے۔ٹیسلا کے بانی ایلون مسک نے گزشتہ سال ایک تقریب میں کمپنی کے آپٹیمس روبوٹس متعارف کروائے تھے، انہوں نے کہا تھا کہ رقص کرنے والے روبوٹ ایک دن معمولی کام کرنے کے ساتھ ساتھ دوستی کی پیشکش بھی کرسکیں گے اور توقع ہے کہ وہ 20 ہزار سے 30 ہزار ڈالر میں فروخت کیے جائیں گے۔دنیا کا سب سے بڑا اور طاقتور ترین راکٹ اسٹارشپ مسک کے مریخ پر نوآبادیات کے طویل مدتی وژن کی کلید ہے، 403 فٹ لمبے (مجسمہ آزادی سے تقریباً 100 فٹ بلند) اسٹارشپ کو آخر کار مکمل طور پر دوبارہ قابل استعمال بنانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ناسا اپنے آرٹیمس پروگرام کے لیے اسٹارشپ کے ترمیم شدہ ورژن کا بھی انتظار کر رہا ہے، جس کا مقصد رواں دہائی میں خلابازوں کو چاند پر واپس بھیجنا ہے۔اس سے پہلے کہ اسپیس ایکس ان مشنز کو انجام دے سکے، اسے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ گاڑی قابل اعتماد، عملے کے لیے محفوظ اور مدار میں پیچیدہ ایندھن بھرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔اسپیس ایکس کو رواں ماہ اس وقت دھچکا لگا تھا، جب اسٹارشپ پروٹوٹائپ کی اس کی تازہ ترین آزمائشی پرواز آتش گیر دھماکے میں ختم ہوگئی تھی۔

چین نے انسانی دماغ جیسا اے آئی ماڈل بنالیا

بیجنگ (کنزیومر واچ نیوز) مصنوعی ذہانت کے میدان میں امریکہ سے لگی دوڑ میں چین نے تاریخی کامیابی حاصل کی ہے۔چینی کمپنی بٹر فلائی نے انسانی دماغ جیسی صلاحیتیں وقوت رکھنے والا دنیا کا پہلا اے آئی ماڈل ''مانس (Manus) ایجنٹ'' بنالیا جو از خود فیصلے کرسکتا ہے اور اسے خصوصی انسانی رہنمائی لینے کی ضرورت نہیں۔سائنسی اصطلاح میں یہ عمل ''آرٹیفیشل جنرل انٹیلیجنس'' کہلاتا۔ مانس ایجنٹ استعمال کرنے والے اس کی مدد سے نئی گیمز اور ویب سائٹس تخلیق کرچکے۔جلد اسے دنیا بھر میں عوام استعمال کریں گے۔قابل استعمال ہوکر مانس کئی کام انجام دے گا، مثلاً ہوائی جہاز کی ٹکٹ بک کرنا، جائیداد کی خرید و فروخت، پوڈکاسٹ بنانا وغیرہ۔ ماہرین کے نزدیک مانس اے آئی کو ''خودمختار اور آزاد'' بنانے کی سمت ایک اور قدم

ایپل کی جانب سے پہلے فولڈ ایبل آئی فون کی تیاری جاری

نیویارک (کنزیومر واچ نیوز) جہاں متعدد کمپنیوں نے فولڈ ایبل فونز متعارف کرادیے ہیں وہیں ایپل اب تک اس میدان میں پیچھے رہا ہے تاہم، تازہ رپورٹس کے مطابق ایپل اپنا پہلا فولڈ ایبل آئی فون تیار کرنے کے قریب ہے جو 2026 کے آخر یا 2027 کے آغاز میں لانچ ہوسکتا ہے۔ایپل کے حوالے سے مستند لیکس فراہم کرنے والے معروف تجزیہ کار منگ چی کیو نے انکشاف کیا کہ ایپل کا یہ فولڈ ایبل آئی فون 'بک اسٹائل' ڈیزائن کا حامل ہوگا یعنی اسے کتاب کی طرح کھولا اور بند کیا جاسکے گا۔ان کے مطابق بند حالت میں اس کی اسکرین 5.5 انچ جبکہ کھلی حالت میں 7.8 انچ کی ہوگی۔منگ چی کیو نے بتایا کہ اس ڈیوائس کی قیمت 2,000 سے 2,500 ڈالرز کے درمیان ہوسکتی ہے جو اسے ایپل کا اب تک کا سب سے مہنگا آئی فون بنائے گی۔دلچسپ بات یہ ہے کہ اتنی بلند قیمت کے باوجود تجزیہ کار کا ماننا ہے کہ یہ فون فروخت کے نئے ریکارڈ قائم کرے گا۔رپورٹس کے مطابق یہ فولڈ ایبل آئی فون چمکدار OLED ڈسپلے سے لیس ہوگا جو ہزاروں بار کھولنے اور بند کرنے کے باوجود پائیدار رہے گا۔اس کے علاوہ اس میں ایک طاقتور نیا پراسیسر اور جدید کیمرا سسٹم بھی شامل کیا جائے گا۔واضح رہے کہ ایپل واحد بڑی اسمارٹ فون کمپنی ہے جو اب تک کوئی فولڈ ایبل ڈیوائس مارکیٹ میں نہیں لاسکی۔

نام کے اثرات حیران کن ہوسکتے ہیں، سائنسدانوں کا نظریہ

لندن (کنزیومر واچ نیوز) سائنس کے مطابق کسی کا نام آپ کی زندگی کو حیران کن طریقوں سے متاثر کرسکتا ہے۔اس حوالے سے دو نظریات سائنسدانوں نے پیش کیے ہیں۔1)"نیم لیٹر ایفیکٹ "اور"ڈوریان گرے ایفیکٹ"۔یہ نظریات بتاتے ہیں کہ کسی شخص کا نام اس کی شخصیت، کیریئر، تعلقات اور یہاں تک کہ ظاہری شکل کو بھی متاثر کرتا ہے اس کے مطابق جب لوگ اپنی زندگی میں کوئی چیز خریدتے یا کسی بھی شے کا انتخاب کرتے ہیں تو وہ ان چیزوں کو ترجیح دیتے ہیں جو ان کے نام کے حروف سے ملتی ہیں۔

2)ڈوریان گرے ایفیکٹ: یہ نظریہ بتاتا ہے کہ آپ کا نام اس بات پر بھی اثر انداز ہوتا ہے لوگ آپ کو کس طرح دیکھتے ہیں اور یہاں تک کہ آپ اپنے آپ کو خود کس طرح دیکھتے ہیں۔تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ لوگ ان کیریئر کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو ان کے نام کی آواز یا معنی سے میل کھاتے ہیں۔مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ غیر معمولی یا نایاب ناموں کو بعض اوقات کم ملازمتیں ملتی ہیں۔

اسمارٹ فونز کی دنیا میں سام سنگ کی سبقت برقرار

سیول (کنزیومر واچ نیوز) سال 2025 میں اسمارٹ فونز کی دنیا میں ٹیکنالوجی کمپنی سام سنگ کی سبقت برقرار ہے۔ابتدائی دو ماہ میں سام سنگ گلیکسی ایس 25 الٹرا کی ٹاپ پوزیشن کے بعد اب اس پوزیشن پر سام سنگ کا گلیکسی اے 56 موجود ہے۔گزشتہ ہفتے ٹرینڈنگ میں رہنے والے اسمارٹ فونز کی جاری کی گئی فہرست درج ذیل ہے: فہرست کے مطابق پہلے نمبر پر سام سنگ گلیکسی اے 56 جبکہ دوسرے نمبر پر شیاؤمی پوکو ایف 7 الٹرا موجود ہے۔شیاؤمی 15 الٹرا تیسرے، شاؤمی ریڈمی نوٹ 14 ایس چوتھے، سام سنگ گلیکسی ایس 25 الٹرا پانچویں اور سام سنگ گلیکسی اے 36 چھٹے نمبر پر ہیں۔سام سنگ گلیکسی اے 55 ساتویں، نتھنگ فون (3 اے) آٹھویں، شیاؤمی پوکو ایکس 7 پرو نویں اور 10 ویں نمبر پر شیاؤمی 15 براجمان ہیں۔

مجلس ادارت:

- چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
- شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی ● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ
- ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین ● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی
- پریس منیجر: شکیل احمد خان
- رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد، محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

31 MAR TO 03 APRIL, 2025 ۳۱مارچ تا۱۶اپریل۲۰۲۵ ☆☆☆

صارفین سے سرکار تک

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

https://www.facebook.com/ConsumerWatchKarachi/

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اور جہاں تک ہو سکے فوج کی جمعیت کے زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے مقابلے کے لیے مستعد رہو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی،

سورۃ الانفال 08۔ آیت نمبر 60 (حصہ اول)

مجھے ہے حکم اذاں ....!

کنزیومر واچ کا اس ہفتے کا شمارہ آپ کے سامنے ہے۔ یہ بات بڑی خوش آئند ہے کہ نوجوانوں کو عالمی سطح پر تسلیم شدہ ڈیجیٹل مہارتوں سے آراستہ کرنے کے لیے سندھ حکومت نے گوگل اور ٹیک ویلی کے اشتراک سے صوبے کی سرکاری جامعات کے طلبہ کے لیے 30,000 سے زائد گوگل کیریئر سرٹیفکیٹس اسکالرشپس کا اعلان کیا ہے۔ وزیراعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ کی زیرِ صدارت گزشتہ روز وزیراعلیٰ ہاؤس میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں اس اقدام کو باضابطہ بنانے کے لیے مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے گئے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اس اقدام کا مقصد طلبہ کو مصنوعی ذہانت، سائبر سیکیورٹی، ڈیجیٹل مارکیٹنگ، آئی ٹی آٹومیشن اور پروجیکٹ مینجمنٹ جیسے اہم شعبوں میں جدید ڈیجیٹل مہارتوں سے آراستہ کرنا ہے تاکہ وہ بدلتے ہوئے روزگار کے مواقع سے بہتر طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔ مراد علی شاہ نے کہا کہ 2024 گوگل کیریئر سرٹیفکیٹس سندھ پروگرام کی کامیابی کے بعد جس میں 10 جامعات کے 1,500 طلبہ نے 100 فیصد کامیابی حاصل کی۔ 2025 میں اس پروگرام کی توسیع سے حکومت کے ڈیجیٹل ترقی اور افرادی قوت کی بہتری کے عزم کی عکاسی ہوتی ہے۔ مراد علی شاہ نے پروگرام کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ شراکت داری ہمارے اس وژن کی عکاسی کرتی ہے کہ سندھ کو جدت اور مہارتوں کے فروغ کا مرکز بنایا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 30,000 سے زائد اسکالرشپس کی فراہمی صرف تعلیم میں سرمایہ کاری نہیں بلکہ یہ ہمارے نوجوانوں کے مستقبل اور صوبے کی معاشی ترقی میں سرمایہ کاری ہے۔ گوگل کے ماہرین کے تیار کردہ کیریئر سرٹیفکیٹس پروگرام کے تحت طلبہ کو لچکدار آن لائن تعلیمی سہولت فراہم کی جاتی ہے جس کے ذریعے وہ روایتی ڈگری کے بغیر بھی تین سے چھ ماہ میں متعلقہ صنعت سے متعلق تسلیم شدہ اسناد حاصل کر سکتے ہیں۔ وزیراعلیٰ مراد علی شاہ نے کامیابیوں اور کیریئر میں ترقی پر بات کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ بیچ کے فارغ التحصیل طلبہ نے معروف کمپنیوں میں ملازمتیں اور انٹرن شپس حاصل کیں جہاں ان کی تنخواہیں 70,000 روپے سے 16 لاکھ روپے ماہانہ تک تھیں۔ انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ ایسی ہی ایک کامیاب کہانی لیلا کماری کی ہے جو یونیورسٹی آف سندھ جامشورو کی طالبہ ہیں۔ انہوں نے گوگل کا مصنوعی ذہانت کا کورس مکمل کیا اور ایوولوشن میں ایک پروجیکٹ انٹرن شپ حاصل کی وزیراعلیٰ نے مزید کہا کہ گوگل نے ان کی کہانی نمایاں کی جو اس اقدام کے حقیقی اثرات کو ظاہر کرتی ہے۔ گوگل کے گورنمنٹ افیئرز اینڈ پبلک پالیسی لیڈ کائل گارڈنر نے اس اقدام کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ گوگل اس بات کا عزم رکھتا ہے کہ افراد کو وہ ڈیجیٹل مہارتیں فراہم کی جائیں جو آج کی معیشت میں کامیابی کے لیے ضروری ہیں۔ اس شراکت داری کے ذریعے سندھ بھر کے طلبہ کو عالمی معیار کی تربیت تک رسائی حاصل ہوگی جو نہ صرف ان کے کیریئر کے نئے مواقع کھولے گی بلکہ معاشی ترقی کو بھی فروغ دے گی۔ ہم سمجھتے ہیں اس قسم کے اقدامات خوش آئند ہیں مگر ضرورت اس بات کی ہے سب مل جل کر اس پروجیکٹ کو کامیابی سے ہمکنار کریں۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

Top Stories ٹاپ اسٹوریز

کرپٹو کرنسی کو قانونی شکل دینے کا منصوبہ

PAGE 04

پاکستان کے ڈیجیٹل شعبے میں ایک اہم پیشرفت

PAGE 08

آئی ایم ایف کی ایک اور شرط پوری کر دی گئی

PAGE 06

ریکوڈک میں 60 ارب ڈالر کے تانبے اور سونے کے ذخائر موجود

PAGE 09

سندھ کے 30 ہزار طلبہ کو گوگل اسکالرشپس دینے کا اعلان

PAGE 07

چین میں عید کا دن ہمارے لئے خوشگوار بن گیا

PAGE 10

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

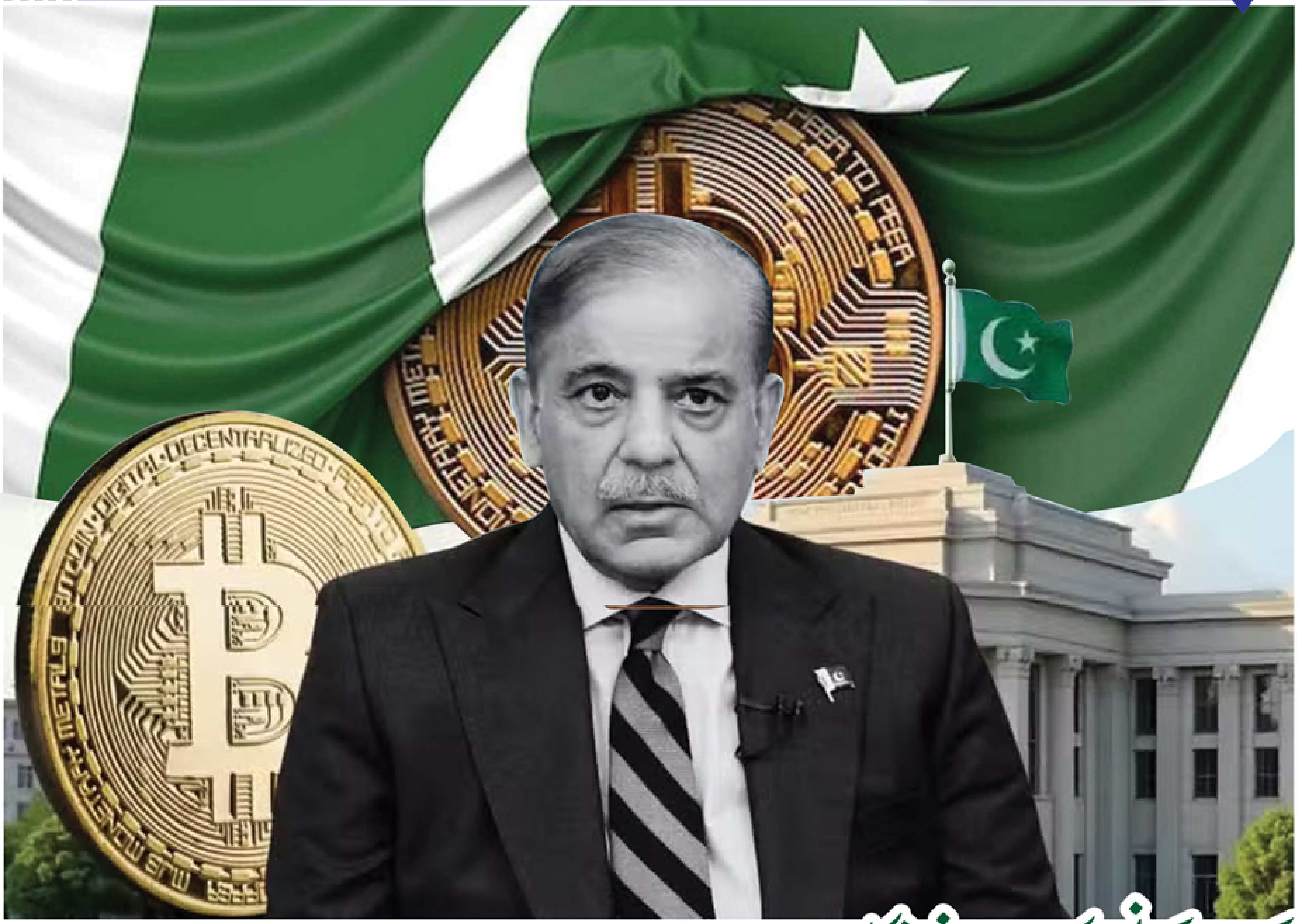

کرپٹوکرنسی کو قانونی شکل دینے کا منصوبہ

ایکوسسٹم کو فروغ دینے اور ڈیجیٹل اثاثے کی سرگرمیوں کو کنٹرول کرنے کے لیے واضح ریگولیٹری فریم ورک کی تشکیل ایک اہم مقصد ہے

پاکستان کے سائیڈ لائن پر بیٹھنے کا وقت اب ختم ہوگیا، ہم بہتر مستقبل کے لئے بین الاقوامی سرمایہ کاری کو ہر صورت راغب کرنا چاہتے ہیں

یہ ملک ایک 'کم لاگت اور اعلیٰ ترقی والی مارکیٹ ہے، جس کی 60 فیصد آبادی 30 سال سے کم ہے، چیف ایڈوائزر وزیر خزانہ بلال بن ثاقب

کنزیو مرواچ نیوز

پاکستان کرپٹو کونسل میں وزیر خزانہ کے چیف ایڈوائزر بلال بن ثاقب نے کہا ہے کہ ملک نے پاکستان میں بین الاقوامی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے کرپٹو کرنسی کو قانونی شکل دینے کا منصوبہ بنالیا ہے۔ بلومبرگ کو انٹرویو میں بلال بن ثاقب نے کہا کہ پاکستان کا مقصد 'مقامی ایکوسسٹم کو فروغ دینے کے لیے ڈیجیٹل اثاثہ کی سرگرمیوں کو کنٹرول کرنے کے لیے ایک واضح ریگولیٹری فریم ورک' تشکیل ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'پاکستان کے سائیڈ لائن میں بیٹھنے کا وقت اب ختم ہوگیا ہے، وہ بین الاقوامی سرمایہ کاری کو راغب کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ ملک ایک 'کم لاگت والی اور اعلیٰ ترقی والی مارکیٹ ہے، جس کی 60 فیصد آبادی 30 سال سے کم ہے۔' بلال بن ثاقب نے کہا کہ 'ہمارے پاس ویب 3 کی مقامی افرادی قوت ہے جو اڑان بھرنے کے لیے تیار ہے۔' یاد رہے کہ 25 فروری کو وزارت خزانہ نے اعلان کیا تھا کہ وہ عالمی رجحانات کے مطابق ابھرتی ہوئی ڈیجیٹل کرنسیوں کو اپنانے کے لیے 'قومی کرپٹو کونسل کے قیام' پر غور کررہی ہے، 6 مارچ کو بلال بن ثاقب کو کونسل میں وزیر خزانہ کا چیف ایڈوائزر مقرر کیا گیا تھا۔ کرپٹو کونسل کو پالیسی کی تیاری کی نگرانی، ریگولیٹری چیلنجز سے نمٹنے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے بنایا گیا ہے کہ پاکستان کا ڈیجیٹل اثاثہ ایکوسسٹم محفوظ، تعمیل اور پائیدار طریقے سے تیار ہو۔ کونسل، بین الاقوامی ڈیجیٹل اقتصادی مشغولیت کے لیے معیاری فریم ورک تیار کرنے کے لیے دوست ممالک کے ساتھ بھی تعاون کرے گی۔

بلال بن ثاقب نے کہا کہ 'امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کرپٹو کو قومی ترجیح بنا رہے ہیں اور پاکستان سمیت ہر ملک کو اس کی پیروی کرنا ہوگی۔'

واضح رہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پانچ ڈیجیٹل اثاثوں کے ناموں کا اعلان کیا تھا جس کی وہ توقع کرتے ہیں کہ وہ امریکا کے نئے کرپٹو اسٹریٹجک ریزرو میں شامل ہوں گے، جس سے ہر ایک کی مارکیٹ ویلیو میں اضافہ ہوگا۔ ریپبلکن صدر نے اپنی 2024 کی انتخابی مہم میں کرپٹو انڈسٹری سے حمایت حاصل کی، اور وہ اپنی پالیسی کی ترجیحات کی حمایت میں تیزی سے آگے بڑھتے ہیں۔ ان کے ڈیموکریٹک پیشرو جو بائیڈن کے دور میں ریگولیٹرز نے امریکیوں کو دھوکہ دہی اور منی لانڈرنگ سے بچانے کے لیے صنعت پر کریک ڈاؤن کیا تھا۔

ڈونلڈ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پر کہا تھا کہ ڈیجیٹل اثاثوں سے متعلق ان کا جنوری کا ایگزیکٹو آرڈر کرنسیوں کا ذخیرہ بنائے گا جس میں بٹ کوائن، ایتھر، ایکس آر پی، سولانا اور کارڈانو (اے ڈی اے) شامل ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ 'ڈیجیٹل اثاثوں سے متعلق جنوری کے ایگزیکٹو آرڈر سے بٹ کوائن، ایتھر، ایکس آر پی، ایس او ایل (سولانا) اور اے ڈی اے (کارڈانو) سمیت کرنسیوں کا ذخیرہ رکھیں گے۔'

ٹرمپ نے کہا تھا کہ 'ان کے حکم نامے میں صدارتی ورکنگ گروپ کو ایک کرپٹو اسٹریٹجک ریزرو پر آگے بڑھنے کی ہدایت کی گئی ہے، جس میں ایکس آر پی، ایس او ایل (سولانا) اور اے ڈی اے (کارڈانو) شامل ہیں، میں اس بات کو یقینی بناؤں گا کہ امریکا دنیا کا کرپٹو دارالحکومت ہو۔'

بٹ کوائن کیا ہے؟؟؟ آیئے جانتے ہیں

بٹ کوائن ایک کرپٹو کرنسی ہے یہ روایتی طور پر دنیا بھر میں استعمال ہونے والی کرنسیوں ڈالر، پاونڈ یا روپے وغیرہ سے قطعی مختلف ہے

مستند مالی ادارہ بٹ کوائن کو کنٹرول نہیں کرتا اس لئے لوگ سمجھتے ہیں کہ ایسی کرنسی جس پر کوئی کنٹرول نہیں انھیں مالی آزادی فراہم کرتی ہے

تنزلی کے بعد فروری 2024 میں بٹ کوائن کی قیمت ایک بار پھر تیزی سے اوپر جانا شروع ہوئی اور آج کل یہ تاریخی سطح تک پہنچی ہوئی ہے

کنزیومر واچ نیوز

ہوسکتا ہے بہت سارے لوگوں کو کرپٹو کرنسی کے بارے میں نہ معلوم ہو لیکن بٹ کوائن کا نام سب نے ہی سن رکھا ہوگا۔ لیکن یہ ہے کیا؟

بٹ کوائن ایک کرپٹو کرنسی ہے جسے آپ ڈیجیٹل کرنسی بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ روایتی طور پر دنیا بھر میں استعمال ہونے والی کرنسیوں ڈالر، پاونڈ یا روپے وغیرہ سے مختلف اس لیے ہے کیونکہ اسے کوئی مستند مالی ادارہ کنٹرول نہیں کرتا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ایسی کرنسی جو کسی ادارے کے کنٹرول میں نہیں انھیں مالی آزادی فراہم کرتی ہے، لیکن دوسری جانب اسی وجہ سے اس کرنسی کی قدر غیر یقینی کا شکار رہتی ہے۔

ریکارڈ تنزلی کے بعد فروری 2024 میں بٹ کوائن کی قیمت ایک بار پھر تیزی سے اوپر جانا شروع ہوئی اور آج کل یہ تاریخی سطح تک پہنچی ہوئی ہے۔ اور جن لوگوں کے پاس یہ کرنسی موجود ہے ان کے لیے یہ ایک بہت اچھی خبر تھی۔ لیکن یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ صرف کچھ عرصے پہلے بٹ کوائن کی قدر تیزی سے گری تھی اور ایسا حالیہ دور میں متعدد مرتبہ پہلے بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ بی بی سی اردو کی خبروں اور فیچرز کو اپنے فون پر حاصل کریں اور سب سے پہلے جانیں پاکستان اور دنیا بھر سے ان کہانیوں کے بارے میں جو آپ کے لیے معنی

رکھتی ہیں بلاک چین ایک ایسی ٹیکنالوجی ہے جو نہ صرف ہر قسم کی کرپٹو کرنسی کی بنیاد ہے بلکہ این ایف ٹیز بھی اس خرید و فروخت کی پہلے تصدیق کرتا ہے اسے انعام میں بٹ کوائن دیے جاتے ہیں۔ اس قابل منافع عمل کو 'مائننگ' کہا جاتا ہے، مگر یہ عمل

اسی کے تحت چلائی جاتی ہیں۔ عام زبان میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایک سپریڈ شیٹ ہے جس پر کرپٹو کرنسی کی خرید و فروخت درج ہوتی ہے۔ یہ خرید و فروخت بلاکس کی شکل میں شیٹ پر موجود ہوتی ہے جو چینز یعنی زنجیروں کی شکل میں ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ کرپٹو کرنسی کی ہر ٹرانزیکشن بلاک چین پر رضا کاروں کے ایک نیٹ ورک کی مدد سے ریکارڈ کی جاتی ہے اور یہی رضا کار کمپیوٹر پروگراموں کے تحت اس کرنسی کی خرید و فروخت کی تصدیق بھی کرتے ہیں۔ بٹ کوائن نیٹ ورک کے رضا کاروں کا اس میں فائدہ یہ ہے کہ جو بھی

متنازع بھی ہے کیونکہ دنیا بھر میں لوگ سب سے پہلے تصدیق کی دوڑ میں رہتے ہیں اور اسی سبب برقی توانائی بھی ضائع ہوتی ہے۔ یہاں پہنچ کر ذکر آتا ہے 'ہالوِنگ' کا۔ دنیا بھر میں گردش کرنے والے بٹ کوائنز کی مجموعی تعداد ایک کروڑ 90 لاکھ ہے۔ لیکن تقریباً ہر چار سال بعد بٹ کوائنز کی تعداد 'ہالوِنگ' کے ذریعے آدھی کر دی جاتی ہے۔ توقع کی جا رہی ہے کہ 'ہالوِنگ' کا نیا سلسلہ اپریل 2024 میں منعقد ہوگا۔ ایکسچینج ٹریڈڈ فنڈز یعنی ای ٹی ایف ایسے پورٹ فولیوز ہیں جو سرمایہ کاروں کو متعدد اثاثوں پر کرپٹو کرنسی خریدے بغیر بولیاں لگانے کی اجازت دیتے ہیں۔ ان کی خرید و فروخت سٹاک ایکسچینج پر شیئرز کی طرح ہوتی ہے اور ان کی قیمت و قدر کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ پورے پورٹ فولیو کی کارکردگی کیسی ہے۔ یہ

پورٹ فولیوز ٹیکنالوجی اور انشورنس کمپنیوں کا

امتزاج بھی ہو سکتے ہیں۔ ایکسچینج ٹریڈ فنڈ کے ذریعے براہ راست کرپٹو کرنسی اس کی موجودہ قیمت پر خریدی جا سکتی ہے۔ کچھ ای ٹی ایف ٹیز میں بٹ کوائن موجود ہوتے ہیں لیکن امریکہ نے جنوری 2024 میں باضابطہ طور پر اس کی منظوری دی ہے۔ امریکہ کے اس اقدام سے نئے سرمایہ کاروں جیسے کہ بلیک راک جیسے بڑی کمپنیوں کو یہ اجازت مل گئی ہے کہ وہ بٹ کوائن کی دنیا میں قدم رکھ سکیں یہ سوچے بغیر کہ ان کے ڈیجیٹل والٹ یا کرپٹو ایکسچینجز کی صورتحال کیا ہے۔ کرپٹو ایکسچینج ایک ایسا ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہوتا ہے جہاں سرمایہ کار کرپٹو کرنسی کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ روایتی انداز کاروبار کی طرح کرپٹو ایکسچینج بھی کسی بروکریج ہاؤس کی طرح کام کرتا ہے جہاں لوگ بینکوں سے اپنی رقوم نکال کر ڈالر یا پاونڈ کو بٹ کوائن یا ایتھیریم جیسی کرپٹو کرنسیوں میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ سرمایہ کاروں کو روایتی کرنسیوں کو ڈیجیٹل کرنسیوں میں تبدیل کرنے کے لیے اکثر فیس بھی ادا کرنی پڑتی ہے۔

کرپٹو والٹ

کرپٹو والٹ ایک ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں سرمایہ کار اپنی کرپٹو کرنسی کو محفوظ رکھتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں: ہاٹ والٹ اور کولڈ والٹ۔ ہاٹ والٹ انٹرنیٹ سے منسلک ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس تک رسائی تیز ہوتی

ہے اور اس سے رقوم کی منتقلی بھی آسان ہے۔ جبکہ کولڈ والٹس ایک ڈیوائس کی طرح ہوتا ہے جیسے کہ عام طور پر ایک یو ایس بی ہوتی ہے۔ اس ڈیوائس میں کرپٹو کرنسی کو طویل دورانیے کے لیے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

ایتھیریم

ایتھیریم کو بٹ کوائن کے بعد دنیا کی دوسری بڑی کرپٹو کرنسی کہا جاتا ہے جسے ایتھر ٹوکن کے ذریعے استعمال کیا جاتا ہے اور یہ بھی بلاک چین کے ذریعے چلتی ہے۔ اس کا نظام بھی بٹ کوائن اور دوسری کرپٹو کرنسیوں جیسا ہے لیکن 2022 میں اسے ایک علیحدہ آپریٹنگ سسٹم پر منتقل کر دیا گیا تھا جسے کم کمپیوٹرز کی ضرورت ہوتی ہے اور اس پر توانائی بھی کم ہوتی ہے۔

کنزیومر واچ نیوز

حکومت پاکستان نے اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) سے 330 ارب روپے کی سبسڈی سال 25 کے نئے پورٹ فولیو کے لیے ایل ٹی ایف ایف سبسڈی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ٹیکنیکل سپلیمنٹری گرانٹ کے ذریعے 1.001 ارب روپے مختص کیے جائیں گے۔آئی کرے گا، ای سی سی کو بتایا گیا کہ موجودہ اور نئے پورٹ فولیو کی وجہ سے سبسڈی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حکومت کو 91 ارب 46 کروڑ روپے سے زائد کی لاگت کا تخمینہ لگایا گیا گا۔ای سی سی اور کابینہ کی جانب سے 2023 میں منظور کردہ ٹرم شیٹ کے مطابق اسٹیٹ بینک کے ای ایف ایس پورٹ فولیو کو ایگزم بینک کو منتقل کرنے کا

آئی ایم ایف کی ایک اور شرط پوری کردی گئی

حکومت نے اسٹیٹ بینک سے 330 ارب روپے کی سبسڈی والی ایکسپورٹ فنانسنگ اسکیم کو مرحلہ وار ختم کرنے کی منظوری دے دی

ایگزم بینک کو مرحلہ وار ختم کرنے کے منصوبے کے تحت اسٹیٹ بینک کا 330 ارب روپے کا پورٹ فولیو ایگزم بینک کے حوالے کیا جانا ہے

نئے پورٹ فولیو کی وجہ سے سبسڈی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حکومت کو 91 ارب 46 کروڑ روپے سے زائد کی لاگت کا تخمینہ لگایا گیا

کابینہ کی جانب سے منظور کردہ ٹرم شیٹ کے مطابق اسٹیٹ بینک کے ای ایف ایس پورٹ فولیو کو ایگزم بینک کو منتقل کرنے کا عمل جاری

والی ایکسپورٹ فنانسنگ اسکیم کو مرحلہ وار ختم کرنے کی منظوری دے دی ہے، تاکہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کی ایک اور شرط کو پورا کیا جاسکے۔رپورٹ کے مطابق یہ فیصلہ وزیر خزانہ محمد اورنگزیب کی زیر صدارت کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی (ای سی سی) کے اجلاس میں کیا گیا، جس میں ای سی سی کے 3 دیگر ارکان وزیر پیٹرولیم، وزیر بجلی اور وزیر سرمایہ کاری شریک ہوئے۔وزارت خزانہ کی درخواست پر ای سی سی نے فیصلہ کیا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے 330 ارب روپے کے طویل المدتی فنانسنگ سہولت (ایل ٹی ایف ایف) پورٹ فولیو کو مرحلہ وار ایگزم بینک کو منتقل کیا جائے گا، جس میں مالی

ایم ایف کی رضامندی سے اور ایل ٹی ایف ایف کے ایگزم بینک کو مرحلہ وار ختم کرنے کے منصوبے کے تحت اسٹیٹ بینک کا 330 ارب روپے کا پورٹ فولیو ایگزم بینک کے حوالے کیا جانا ہے۔وزارت خزانہ کی سمری کے مطابق اس کے علاوہ ایگزم بینک کی جانب سے 210 ارب روپے کے نئے یا اضافی ایل ٹی ایف ایف پورٹ فولیو پر بھی عملدرآمد کیا جائے گا۔ایگزم بینک سبسڈی کے دعووں پر کارروائی کرے گا، اور سرکاری ایجنٹ کی حیثیت سے اس کے مطابق تقسیم

ہے۔ایگزم بینک ایکسپورٹ امپورٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 2022 کے تحت قائم کیا گیا تھا، تاکہ برآمدات میں توسیع اور درآمدات کے متبادل کو بڑھایا جاسکے۔روایتی طور پر برآمدات کو وسعت دینے اور ان کی حوصلہ افزائی کے لیے اسٹیٹ بینک 2007 سے ایکسپورٹ فنانس اسکیم (ای ایف ایس) اور ایل ٹی ایف کے تحت کمرشل اور اسلامک بینکنگ دونوں طریقوں سے ری فنانس کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔تاہم، آئی ایم ایف توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) کے تحت، ایک وعدہ ری فنانسنگ اسکیموں میں اسٹیٹ بینک کی آپریشنل شمولیت کو مرحلہ وار ختم کرنے سے متعلق تھا اور اس بات پر اتفاق کیا گیا تھا کہ مذکورہ اسکیموں کو ایگزم بینک کے ذریعے انجام دیا جائے

عمل جاری ہے، جس کے بعد ایل ٹی ایف ایف کو مرحلہ وار ختم کرنے کی ضرورت تھی۔ری فنانس اسکیمیں اسٹیٹ بینک کے ذریعے 1973 سے برآمد کنندگان کو دستیاب ہیں۔ای سی سی کو بتایا گیا کہ اسٹیٹ بینک کی مانیٹری پالیسی ٹرانسمیشن میکنزم کو بہتر بنانے کے لیے پاکستان نے اپنے اسٹینڈ بائی اگنمنٹ (ایس بی اے) کے تحت آئی ایم ایف کے ساتھ رواں مالی سال سے 2028 تک پانچ سال کے اندر ری فنانس اسکیموں کو مرحلہ وار ختم کرنے پر اتفاق کیا ہے۔

وزارت خزانہ، وزارت تجارت، سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان، اسٹیٹ بینک اور ایگزم بینک کے نمائندوں پر مشتمل ورکنگ گروپ نے 'فیز آؤٹ' پلان تیار کیا ہے۔ای سی سی کو بتایا گیا کہ اس منصوبے کو آئی ایم ایف نے شیئر کیا تھا اور بعد میں اس پر اتفاق کیا گیا تھا، ایگزم بینک وزارت خزانہ کے ڈسٹری بیوشن ایجنٹ کی حیثیت سے مالیاتی اداروں اور سرمایہ کاری بانڈز کے سرمایہ کاروں کے مارک اپ سبسڈی کلیمز پر کارروائی کرے گا اور وفاقی حکومت کی جانب سے سبسڈی تقسیم کرے گا۔

ضمنی گرانٹ

ای سی سی نے 3 ارب 40 کروڑ روپے کی 4 سپلیمنٹری گرانٹس کی بھی منظوری دی، ان میں میڈیا ہاؤسز کے اشتہارات کے واجبات کی ادائیگی کے لیے وزارت اطلاعات کو 2 ارب روپے، پنجاب میں پارلیمنٹیرینز اسکیموں کے لیے 43 کروڑ روپے اور اسلام آباد میں جناح میڈیکل کمپلیکس اینڈ ریسرچ سینٹر (جے ایم سی اینڈ آر سی) کمپنی کے آپریشنز کے لیے 25 کروڑ روپے شامل ہیں۔جے ایم سی اینڈ آر سی کی یہ رقم اسلام آباد میں ایک ہزار بستروں پر مشتمل جدید ترین تعلیمی میڈیکل سینٹر کے قیام میں مدد دے گی، تاہم ای سی سی نے جے ایم سی اینڈ آر سی کمپنی کو مزید رقم مختص کرنے سے قبل منظور شدہ 25 کروڑ روپے کے اخراجات اور سرگرمیوں کا تفصیلی خلاصہ فراہم کرنے کی ہدایت کی۔

ای سی سی نے 19 مارچ کو سپریم کورٹ آف پاکستان کی مخصوص ہدایات کی تعمیل میں جے ای ای ڈی ٹیکسٹائل پرائیویٹ لمیٹڈ، سڈنی، آسٹریلیا کی مسز لیا بمبا کو 24 کروڑ 50 لاکھ روپے (280.1 روپے کی شرح تبادلہ پر 87 لاکھ 67 ہزار 121 ڈالر کے مساوی) کی ضمنی گرانٹ کی بھی منظوری دی۔مسز بمبا نے پاکستان سے ٹیکسٹائل کی کچھ درآمدات کا آرڈر دیا تھا، جسے مقامی سپلائر نے پورا نہیں کیا، انہوں نے قانونی چارہ جوئی شروع کی، جس میں غیر محفوظ نظام کی وجہ سے کوتاہی کی حتمی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔سپریم کورٹ آف پاکستان نے ایک بین الاقوامی کلائنٹ کو مطمئن کرنے کے لیے فوری ادائیگی کا حکم دیا۔

سندھ کے 30 ہزار طلبہ کو گوگل اسکالرشپس دینے کا اعلان

9 خصوصی کورسز میں تربیت دی جائے گی، مفاہمتی یادداشت پر دستخط، سندھ کو جدت اور اسکلز کے فروغ کا مرکز بنایا جائیگا، وزیراعلیٰ سندھ

طلبہ کو مصنوعی ذہانت، سائبر سیکیورٹی، ڈیجیٹل مارکیٹنگ، آئی ٹی آٹومیشن جیسے اہم شعبوں میں جدید ڈیجیٹل مہارتوں سے آراستہ کرنا ہے

ہماری خواہش ہے کہ صوبہ سندھ کے نوجوان ڈیجیٹل دنیا کے بدلتے ہوئے روزگار کے مواقع سے بہتر طور پر فائدہ اٹھا سکیں، مراد علی شاہ

فارغ التحصیل طلبہ نے معروف کمپنیوں میں ملازمتیں حاصل کیں جہاں ان کی تنخواہیں 70 ہزار سے 16 لاکھ روپے ماہانہ تک ہیں، خطاب

کنزیومرواچ نیوز

نوجوانوں کو عالمی سطح پر تسلیم شدہ ڈیجیٹل مہارتوں سے آراستہ کرنے کے لیے سندھ حکومت نے گوگل اور ٹیک ویلی کے اشتراک سے صوبے کی سرکاری جامعات کے طلبہ کے لیے 30,000 سے زائد گوگل کیریئر سرٹیفکیٹس اسکالرشپس کا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ کی زیرِ صدارت گزشتہ روز وزیر اعلیٰ ہاؤس میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں اس اقدام کو باضابطہ بنانے کے لیے مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے گئے۔ اجلاس میں وزیر تعلیم سید سردار شاہ، سیکریٹری وزیر اعلیٰ رحیم شیخ، چیئرمین ایچ ای سی سندھ پروفیسر طارق رفیع، سیکریٹری اسکول ایجوکیشن زاہد عباسی، سیکریٹری آئی ٹی نور سموں، سیکریٹری یونیورسٹیز اینڈ بورڈز عباس بلوچ، 30 سرکاری جامعات کے وائس چانسلرز، ٹیک ویلی پاکستان کے سی ای او عمر فاروق اور دیگر متعلقہ افراد نے شرکت کی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس اقدام کا مقصد طلبہ کو مصنوعی ذہانت، سائبر سیکیورٹی، ڈیجیٹل مارکیٹنگ، آئی ٹی آٹومیشن اور پروجیکٹ مینجمنٹ جیسے اہم شعبوں میں جدید ڈیجیٹل مہارتوں سے آراستہ کرنا ہے تاکہ وہ بدلتے ہوئے روزگار کے مواقع سے بہتر طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔ مراد علی شاہ نے کہا کہ 2024 گوگل کیریئر سرٹیفکیٹس سندھ پروگرام کی کامیابی کے بعد جس میں 10 جامعات کے 1,500 طلبہ نے 100 فیصد کامیابی حاصل کی۔ 2025 میں اس پروگرام کی توسیع سے حکومت کے ڈیجیٹل ترقی اور افرادی قوت کی بہتری کے عزم کی عکاسی ہوتی ہے۔ مراد علی شاہ نے پروگرام کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ شراکت داری ہمارے اس وژن کی عکاسی کرتی ہے کہ سندھ کو جدت اور مہارتوں کے فروغ کا مرکز بنایا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 30,000 سے زائد اسکالرشپس کی فراہمی صرف تعلیم میں سرمایہ کاری نہیں بلکہ یہ ہمارے نوجوانوں کے مستقبل اور صوبے کی معاشی ترقی میں سرمایہ کاری ہے۔ گوگل کے ماہرین کے تیار کردہ کیریئر سرٹیفکیٹس پروگرام کے تحت طلبہ کو لچکدار آن لائن تعلیمی سہولت فراہم کی جاتی ہے جس کے ذریعے وہ روایتی ڈگری کے بغیر بھی تین سے چھ ماہ میں متعلقہ صنعت سے متعلق تسلیم شدہ اسناد حاصل کر سکتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ مراد علی شاہ نے کامیابیوں اور کیریئر میں ترقی پر بات کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ بیچ کے فارغ التحصیل طلبہ نے معروف کمپنیوں میں ملازمتیں اور انٹرن شپس حاصل کیں جہاں ان کی تنخواہیں 70,000 روپے سے 16 لاکھ روپے ماہانہ تک تھیں۔ انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ ایسی ہی ایک کامیاب کہانی لیلا کماری کی ہے جو یونیورسٹی آف سندھ جامشورو کی طالبہ ہیں۔ انہوں نے گوگل کا مصنوعی ذہانت کا کورس مکمل کیا اور ایوولوشن میں ایک پروجیکٹ انٹرن شپ حاصل کی۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ گوگل نے ان کی کہانی نمایاں کی جو اس اقدام کے حقیقی اثرات کو ظاہر کرتی ہے۔ گوگل کے گورنمنٹ افیئرز اینڈ پبلک پالیسی لیڈ کائل گارڈنر نے اس اقدام کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ گوگل اس بات کا عزم رکھتا ہے کہ افراد کو وہ ڈیجیٹل مہارتیں فراہم کی جائیں جو آج کی معیشت میں کامیابی کے لیے ضروری ہیں۔ اس شراکت داری کے ذریعے سندھ بھر کے طلبہ کو عالمی معیار کی تربیت تک رسائی حاصل ہوگی جو نہ صرف ان کے کیریئر کے نئے مواقع کھولے گی بلکہ معاشی ترقی کو بھی فروغ دے گی۔ سیکریٹری آئی ٹی نور سموں نے وزیر اعلیٰ کو بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ 2025 کا پروگرام شمولیت اور رسائی کو فروغ دینے کے لیے تیار کیا گیا ہے جس کے تحت کم از کم 30 فیصد شرکا خواتین ہوں گی تاکہ صنفی مساوات کو یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ اقدام پسماندہ اور کم وسائل والے طبقوں تک پہنچنے پر بھی توجہ دے گا تاکہ سب کو یکساں تعلیمی مواقع فراہم کیے جا سکیں۔ اس پروگرام کو مزید وسعت دینے کے لیے سندھ کی 30 سرکاری جامعات کے ساتھ شراکت داری کی جائے گی۔ شرکا کو نو خصوصی کورسز میں تربیت دی جائے گی جن میں مصنوعی ذہانت کے علاوہ دو نئے کورسز پرامپٹنگ اور ایجائل بھی شامل ہوں گے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ سال متعارف کرایا گیا سافٹ اسکلز اینڈ کیریئر کامیابی سندھ پروگرام بھی جاری رہے گا جس کے تحت طلبہ کو سی وی لکھنے، انٹرویو کی مہارتوں اور مؤثر گفتگو کی تربیت دی جائے گی تاکہ ان کی ملازمت کے مواقع میں اضافہ ہو۔ وزیر تعلیم سردار شاہ نے کہا کہ 30,000 سے زائد اسکالرشپس کی فراہمی سے ٹیک ویلی نہ صرف ہنرمندی سکھا رہا ہے بلکہ مستقبل سنوارنے اور ایک باصلاحیت افرادی قوت تیار کرنے میں بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے جو سندھ کی ڈیجیٹل معیشت کو آگے بڑھائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے اختتام میں کہا کہ حکومت اور صنعت کے مضبوط اشتراک سے یہ اقدام سندھ میں ڈیجیٹل تعلیم کی نئی جہت متعین کرے گا تاکہ طلبہ عالمی ڈیجیٹل معیشت میں مسابقت کے قابل بن سکیں اور صوبے کی سماجی و اقتصادی ترقی میں اپنا مؤثر کردار ادا کریں۔

ایف بی آر کا بنیادی ڈھانچہ حساس قرار، پیکا قانون لاگو

وفاقی حکومت نے فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) کے بنیادی ڈھانچے کو "حساس انفراسٹرکچر" قرار دیتے ہوئے پیکا قانون لاگو کر دیا اور سائبر حملوں پر سخت سزائیں نافذ کر دی گئیں۔ ایکسپریس کو موصول دستیاب دستاویز کے مطابق ایف بی آر کی جانب سے تمام ریجنل ٹیکس دفاتر، کارپوریٹ ٹیکس آفسز، لارج ٹیکس آفسز، میڈیم ٹیکس آفسز کے چیف کمشنرز، اے ای او آئی زونز، بے نامی زونز کے کمشنرز ان لینڈ ریونیو اور کمشنر اپیلز، ان لینڈ ریونیو اور کسٹمز سروس کے تمام ڈائریکٹر جنرلز اور ڈائریکٹرز سمیت ملک بھر کے فیلڈ سربراہان کو مراسلہ ارسال کر دیا گیا ہے۔ مراسلے میں کہا گیا ہے کہ کابینہ ڈویژن کی جانب سے جاری کردہ ایک میمورنڈم کے مطابق کابینہ نے ایف بی آر کے آئی ٹی انفرااسٹرکچر، بشمول ڈیٹا سینٹرز، ایپلیکیشنز اور وہ تمام سسٹمز جو ٹیکس دہندگان کے ڈیٹا ہوسٹ کرتے ہیں ان سب کو الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ (پیکا) 2016 کے تحت حساس حیثیت دینے کی منظوری دے دی ہے۔ اس فیصلے کا مقصد ایف بی آر کے ڈیٹا سسٹمز کو کسی بھی ممکنہ سائبر حملے یا غیر مجاز رسائی سے محفوظ بنانا ہے، اس اقدام کے تحت کوئی بھی فرد یا گروہ جو ایف بی آر کے نظام میں غیر قانونی طور پر داخل ہونے، ڈیٹا چرانے یا اس میں مداخلت کرنے کی کوشش کرے گا اس کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ 2016 کے تحت ایسے جرائم پر قید، جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ ایف بی آر نے تمام متعلقہ اداروں اور افراد کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس فیصلے پر مکمل عمل درآمد یقینی بنائیں اور ایف بی آر کے تنقیدی انفرااسٹرکچر کے تحفظ کے لیے ضروری سیکیورٹی اقدامات کریں تاکہ کسی بھی ممکنہ سائبر خطرے کو روکا جا سکے۔

پاکستان کے ڈیجیٹل شعبے میں ایک اہم پیشرفت

ارب پتی کاروباری شخصیت ایلون مسک کی سیٹلائٹ انٹرنیٹ کمپنی اسٹارلنک کو عارضی این او سی جاری، ڈیجیٹل شعبے میں کیا انقلاب آئے گا

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کمپنی کی جانب سے فیس کی ادائیگی اور لائسنسنگ کی دیگر شرائط پر عمل درآمد کی نگرانی کرے گی، شزا فاطمہ

صارفین کے لیے اسٹارلنک ماہانہ فیس 99 ڈالر ہے، جبکہ انٹرنیٹ کی فراہمی کے لیے استعمال ہونے والی ڈش اور راؤٹر کی قیمت 549 ڈالر ہے

سوالات اُٹھ رہے ہیں کہ یہ کمپنی کتنے عرصے میں پاکستان میں فعال ہو جائے گی اور کیا عام صارفین بھی سیٹلائٹ انٹرنیٹ استعمال کر پائیں گے؟

بی بی سی رپورٹ

پاکستان میں ارب پتی کاروباری شخصیت ایلون مسک کی سیٹلائٹ انٹرنیٹ کمپنی اسٹارلنک کو عارضی این او سی جاری کیا گیا ہے۔ سرکاری خبر رساں ادارے اے پی پی کے مطابق وفاقی وزیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن شزا فاطمہ نے کہا ہے کہ تمام سکیورٹی اور ریگولیٹری باڈیز کے اتفاق رائے کے بعد وزیراعظم کی ہدایت پر اسٹارلنک کو عارضی طور پر این او سی جاری کر دیا گیا ہے۔ انھوں نے اس پیش رفت کو پاکستان میں ڈیجیٹل شعبے کے لیے ایک اہم قدم قرار دیا ہے۔ وفاقی وزیر شزا فاطمہ نے کہا کہ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کمپنی کی جانب سے فیس کی ادائیگی اور لائسنسنگ کی دیگر شرائط پر عمل درآمد کی نگرانی کرے گی۔ روایتی انٹرنیٹ سروسز کے مقابلے میں اسٹارلنک مہنگا ہے۔ صارفین کے لیے اس کی ماہانہ فیس 99 ڈالر ہے، جبکہ انٹرنیٹ کی فراہمی کے لیے استعمال ہونے والی ڈش اور راؤٹر کی قیمت 549 ڈالر ہے۔ خیال رہے کہ امریکی صدر کے مشیر اور ٹیسلا کے بانی ایلون مسک نے چند ماہ قبل اسٹارلنک کو سکیورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان میں رجسٹرڈ کروایا تھا۔ پاکستان میں گذشتہ برس کی ابتدا سے ہی لوگ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی بندش سے پریشان ہیں اور بعض اندازوں کے مطابق اس غیر اعلانیہ بندش کے سبب انفارمیشن ٹیکنالوجی (آئی ٹی) کے شعبے کو ایک ارب ڈالر سے زائد کا نقصان ہو چکا ہے۔ ٹاپ 10 وی پی این ڈاٹ کام کی ایک رپورٹ کے مطابق گذشتہ برس پاکستان کو انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا ایپس کی بندش کے سبب ایک ارب 62 کروڑ ڈالر کے نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ایسے میں یہ سوالات اُٹھ رہے ہیں کہ یہ کمپنی کتنے عرصے میں پاکستان میں فعال ہو جائے گی اور کیا عام گھریلو صارفین بھی سیٹلائٹ انٹرنیٹ استعمال کر پائیں گے؟ کمپنی کے مطابق اس کا مقصد ان افراد کو تیز ترین انٹرنیٹ مہیا کرنا ہے جو زمین کے دور دراز یا دیہی علاقوں میں رہتے ہیں اور انھیں تیز انٹرنیٹ تک رسائی حاصل نہیں ہے۔ یونیورسٹی آف پورسمتھ کے سپیس پروجیکٹ کی مینیجر لوسینڈا کنگ کہتی ہیں کہ برطانیہ میں بھی اسٹارلنک کے صارفین موجود ہیں لیکن کمپنی کی سروس استعمال کرنے والوں کی تعداد افریقہ جیسے خطوں میں زیادہ ہے۔ ایلون مسک کے اسٹارلنک منصوبے کے تحت سٹیلائٹس کو زمین کے نچلی سطح کے مدار میں چھوڑا گیا ہے تاکہ ان سٹیلائٹس اور زمین کے درمیان رابطوں کی رفتار کو جتنا ممکن ہو تیز بنایا جا سکے۔ یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ ایلون مسک کی کمپنی نے 2018 سے لے کر اب تک تقریباً 3000 چھوٹے سیٹلائٹس زمین کے مدار میں بھیجے ہیں۔ ٹیکنالوجی ویب سائٹ پاکٹ لنٹ کے ایڈیٹوریل ڈائریکٹر کرس ہال کا کہنا ہے کہ ایلون مسک کی کمپنی اسٹارلنک 10 سے 12 ہزار سیٹلائٹس استعمال کر سکتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'سیٹلائٹس کو استعمال کرتے ہوئے ہم دنیا کے دور دراز علاقوں جیسا کے صحرا اور پہاڑوں پر انٹرنیٹ کنکشن تک رسائی کی مشکل حل کر سکتے ہیں۔ یہ ہمیں ان علاقوں تک انٹرنیٹ حاصل کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر انفراسٹرکچر جیسا کے تاریں اور کھمبوں کی ضرورت سے نجات دلائے گی۔' روایتی انٹرنیٹ سروسز کے مقابلے میں اسٹارلنک مہنگا ہے۔ صارفین کے لیے اس کی ماہانہ فیس 99 ڈالر ہے، جبکہ انٹرنیٹ کی فراہمی کے لیے استعمال ہونے والی ڈش اور راؤٹر کی قیمت 549 ڈالر ہے۔ میڈیا میٹرز فار ڈیموکریسی سے منسلک اسد بیگ کہتے ہیں اگر سٹارلنک پاکستان میں اپنی سروس شروع کرتا ہے تو ملک میں انٹرنیٹ کے استعمال کے حوالے سے اور بھی کئی سوالات کھڑے ہو جائیں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ 'سیٹلائٹ انٹرنیٹ تک کس کو رسائی ہو گی اور کس قیمت پر؟ اسٹارلنک کی سروسز، سستی نہیں ہیں اور اس کا آنا پاکستان میں ڈیجیٹل تقسیم کو مزید گہرا بھی کر سکتا ہے، جہاں کچھ خاص لوگ اس سے استفادہ اٹھا سکیں اور دوسروں کو وہی خراب انٹرنیٹ سروسز پر انحصار کرنا پڑے گا۔' برطانیہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں 96 فیصد گھرانوں کو پہلے سے ہی تیز ترین انٹرنیٹ سروس تک رسائی حاصل ہے، جبکہ امریکہ اور یورپی یونین میں بھی 90 فیصد عوام کے انٹرنیٹ کی اچھی سہولت موجود ہے۔ لندن یونیورسٹی کے انسٹیٹیوٹ آف اسپیس پالیسی اینڈ لا کے ڈائریکٹر پروفیسر سعید موسٹنٹر کا کہنا ہے کہ 'بیشتر ترقی یافتہ دنیا کے پاس پہلے ہی اچھے انٹرنیٹ کی سہولت موجود ہے۔ وہ (اسٹارلنک) آمدن کے لیے عالمی مارکیٹ کے چھوٹے حصے پر انحصار کر رہے ہیں۔' ایلون مسک کی کمپنی اسٹارلنک کے اس وقت درجنوں ممالک میں کئی لاکھ صارفین ہیں۔ جن میں بیشتر شمالی امریکہ، یورپ اور آسٹریلیا سے ہیں۔ ان میں گھریلو اور کاروباری دونوں طرح کے صارفین موجود ہیں۔ اسٹارلنک اپنے نیٹ ورک کو مزید پھیلانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے تحت وہ اپنے تیز ترین انٹرنیٹ کی سروس افریقہ، جنوبی امریکہ اور ایشیا میں فراہم کرے گی۔ یہ دنیا کے وہ علاقے ہیں جہاں انٹرنیٹ سروس اور کوریج زیادہ اچھی نہیں ہے۔ کرس ہال کا کہنا ہے کہ اسٹارلنک کی انٹرنیٹ سروسز کی قیمت شاید افریقہ کے کچھ گھرانوں کے لیے بہت زیادہ ہو لیکن یہ دور افتادہ علاقوں میں اسکولوں اور ہسپتالوں سے رابطے قائم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ 'پاکستان میں اسٹارلنک کی متوقع آمد پر ایک سوال اور بھی انٹرنیٹ صارفین کے ذہنوں میں ہے: کیا حکومتی ادارے ایلون مسک کی کمپنی کی انٹرنیٹ سروس میں بھی رخنہ ڈالنے کی سکت رکھتے ہیں؟ پاکستان میں انٹرنیٹ اور آن لائن مسائل پر گہری نظر رکھنے والے ماہرین کا کہنا ہے کہ اسٹارلنک کے ذریعے بھی شاید ملک میں آزاد انٹرنیٹ کی فراہمی ممکن نہ ہو۔ اس معاملے پر بی بی سی بات کرتے ہوئے سماجی کارکن اور انٹرنیٹ امور کی ماہر نگہت داد کا کہنا تھا کہ عوام تک بغیر کسی رکاوٹ کے انٹرنیٹ کی فراہمی ان کے بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ 'ہمیں ماضی کی مثالوں کو دیکھتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا ہو گا کہ اسٹارلنک یا اس جیسی کمپنیوں کا مستقبل میں کیا بنے گا۔ ویسے تو سیٹلائٹ انٹرنیٹ میں خلل ڈالنا یا رکاوٹ پیدا کرنا مشکل ہے لیکن پھر بھی اہم بات یہ ہے کہ اسٹارلنک جیسی کمپنیاں (حکومت سے) کیا معاہدے کر کے آ رہی ہیں۔ "یہاں سب سے بنیادی اور اہم سوال یہ ہے کہ حکومت اور ملک کے طاقتور حلقے ایسی کمپنیوں کو کن قوائد و ضوابط کے تحت پاکستان میں کام کرنے دیں گے۔ اگر تو ان کمپنیوں نے بھی پابندیوں کے تحت ہی انٹرنیٹ کی فراہمی عوام تک پہنچانی ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ صارفین کو پہلے سے معلوم ہو کہ انھیں کیا سروسز ملیں گی اور کیا نہیں ملے گا۔' اسد بیگ بھی سمجھتے ہیں کہ سیٹلائیٹ انٹرنیٹ کو باآسانی کنٹرول یا ریگولیٹ نہیں کیا جا سکتا اور 'ہماری حکومت کو کنٹرول کی کافی عادت ہے۔ ''اگر ان تمام پابندیوں کے بغیر سیٹلائیٹ انٹرنیٹ فراہم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تو پھر فائر وال یا ویب مینیجمنٹ سسٹم پر اتنے پیسے کیوں خرچ کیے گئے؟ لگتا یہی ہے کہ دیگر کئی اقدامات کی طرح اسٹارلنک کے حوالے سے اڑنے والی خبریں بھی اصل مسئلے سے توجہ ہٹانے کا ایک طریقہ ہیں۔

پاکستان میں اسٹارلنک کو آپریشنل کرنے کا مرحلہ وار عمل جاری

پاکستان میں اسٹارلنک کو آپریشنل کرنے کا مرحلہ وار عمل جاری ہے، پاکستان اسپیس ایکٹیوٹیز ریگولیٹری بورڈ کی جانب سے اسٹارلنک کو این او سی کا عمل مکمل کر لیا گیا، اگلے مرحلے میں پی ٹی اے اسٹارلنک کو لائسنس جاری کرے گا۔ پاکستان میں اسٹارلنک کو آپریشنل کرنے سے متعلق مرحلہ وار عمل جاری ہے، پاکستان اسپیس ایکٹیوٹیز ریگولیٹری بورڈ کی جانب سے اسٹارلنک کو این او سی کا عمل مکمل ہو چکا ہے۔ ذرائع پی ٹی اے نے ڈان نیوز کو بتایا کہ اب اگلے مرحلے میں پی ٹی اے اسٹار لنک کو لائسنس جاری کرے گا، اسٹارلنک کی طرف سے پی ٹی اے کو لائسنس کی مد میں 6 لاکھ 40 ہزار ڈالر فیس جمع کرانی ہو گی۔ اسٹارلنک پہلے ہی پی ٹی اے میں لائسنس کے لیے درخواست جمع کرا چکا ہے، اسٹارلنک پی ٹی اے میں ٹیکنیکل اور فنانشل پلان جمع کرا چکا ہے، پی ٹی اے اسٹارلنک کے لائسنس سے متعلق اندرونی طور پر تمام پہلوؤں کا جائزہ لے رہا ہے۔ جائزہ لینے کے بعد پی ٹی آئی کے چیئرمین سمیت تینوں ممبرز لائسنس سے متعلق فیصلہ کریں گے، اسٹارلنک کو لائسنس جاری کرنے میں لگ بھگ ایک ماہ کا وقت درکار ہو گا۔ لائسنس جاری ہونے کے بعد ہی اسٹارلنک ملک بھر میں اپنے آلات کی تنصیب کر سکے گی، اسٹارلنک کو آپریشنل ہونے میں لگ بھگ 6 ماہ تک کا وقت درکار ہو گا۔ واضح رہے کہ 21 مارچ کو وفاقی وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی (آئی ٹی) شزا فاطمہ خواجہ نے کہا تھا کہ تمام سکیورٹی اور ریگولیٹری اداروں کی مشاورت سے ایلون مسک کی کمپنی اسٹارلنک کو عارضی این او سی جاری کیا گیا ہے۔ اسٹارلنک کی عارضی رجسٹریشن پر بیان جاری بیان میں وفاقی وزیر آئی ٹی شزا فاطمہ خواجہ کا کہنا تھا کہ وزیراعظم شہباز شریف کی ہدایت پر اسٹارلنک کی رجسٹریشن یقینی بنائی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا تھا کہ وزیراعظم کی قیادت میں پاکستان ڈیجیٹل ترقی کی جانب گامزن جاری ہے، وزیراعظم کی ہدایت پر انٹرنیٹ نظام کی بہتری کے لیے بڑا اقدام ہے۔

ریکوڈک میں 60ارب ڈالر کے تانبے اور سونے کے ذخائر موجود

3 سرکاری توانائی کمپنیوں نے اپنی فنڈنگ کا وعدہ 1.9 ارب ڈالر کر دیا، ابتدائی طور پر اس منصوبے کے لیے 30 کروڑ ڈالر کا وعدہ کیا تھا

ریکوڈک منصوبے سے مجموعی طور پر (100 فیصد کی بنیاد پر) 13.1 ملین ٹن تانبے اور 17.9 ملین اونس سونے کی پیداوار متوقع ہے، ذرائع

تانبے اور سونے کے سب سے بڑے منصوبے میں سے ایک پر سرمایہ کاری پر منافع کی شرح 25 فیصد ہونے کی بھی تصدیق کی گئی ہے

فزیبلٹی اسٹڈی میں کان کی 37 سال کی زندگی کا خاکہ پیش کیا گیا جسے دو مراحل میں تقسیم کیا گیا ہے، منصوبہ شمسی توانائی پر چلایا جائے گا

کنزیومر واچ نیوز

ایک باضابطہ فزیبلٹی اسٹڈی میں تصدیق کی گئی ہے کہ بلوچستان میں ریکوڈک منصوبے میں موجودہ قیمتوں پر 60 ارب ڈالر سے زائد مالیت کے تانبے اور سونے کے ذخائر موجود ہیں، 3 سرکاری توانائی کمپنیوں نے اپنی فنڈنگ کا وعدہ دوگنا سے زیادہ بڑھا کر 1.9 ارب ڈالر کر دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق آئل اینڈ گیس ڈیولپمنٹ کمپنی لمیٹڈ (او جی ڈی سی ایل)، پاکستان پیٹرولیم لمیٹڈ (پی پی ایل) اور گورنمنٹ ہولڈنگز (پرائیوٹ) لمیٹڈ (جی ایچ پی ایل) نے ابتدائی

طور پر اس منصوبے کے لیے 30 کروڑ ڈالر کا وعدہ کیا تھا جسے اب بڑھا کر 62 کروڑ 70 لاکھ ڈالر کر دیا گیا ہے۔ باخبر ذرائع نے ڈان کو بتایا کہ اس طرح تینوں کی مجموعی فنڈنگ ابتدائی طور پر 90 کروڑ ڈالر سے بڑھ کر تقریباً 1.88 ارب ڈالر ہوگئی ہے۔ او جی ڈی سی ایل نے اعلان کیا کہ 'موجودہ ذخائر کی بنیاد پر ریکوڈک منصوبے سے مجموعی طور پر (100 فیصد کی بنیاد پر) 13.1 ملین ٹن تانبے اور 17.9 ملین اونس سونے کی پیداوار متوقع ہے۔' باخبر ذرائع نے بتایا کہ فزیبلٹی اسٹڈی نے تانبے اور سونے کے سب سے

بڑے منصوبے میں سے ایک پر سرمایہ کاری پر منافع کی شرح 25 فیصد ہونے کی بھی تصدیق کی ہے، انہوں نے مزید کہا کہ منصوبے کا آپریشن مکمل

طور پر شمسی توانائی پر چلایا جائے گا، اس طرح یہ دنیا بھر میں اب تک کی نوعیت کا واحد گرین پروجیکٹ بن جائے گا۔ ایک عہدیدار نے بتایا کہ سونے کی فی اونس قیمت 3016 ڈالر اور تانبے کی فی ٹن قیمت 9815 ڈالر ہے جس سے مجموعی پیداوار 60 ارب ڈالر سے زائد بنتی ہے جس میں 54 ارب ڈالر کا سونا اور 6 ارب ڈالر کا تانبا شامل ہے۔ تازہ ترین فزیبلٹی اسٹڈی کے تحت پہلے مرحلے میں 2028 سے سالانہ 45 ملین ٹن

مل فیڈ (ایم ٹی پی اے) پراسیس کرنے کا منصوبہ ہے، اس سے پہلے اس کا تخمینہ 40 ملین ٹن کے قریب لگایا گیا تھا، او جی ڈی سی ایل نے کہا کہ

2034 تک فیز 2 میں پروسیسنگ کی صلاحیت کو دوگنا کر کے 90 ایم ٹی پی اے کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ تازہ ترین فزیبلٹی اسٹڈی میں کان کی 37 سال کی زندگی کا خاکہ پیش

کیا گیا ہے جسے دو مراحل میں تقسیم کیا گیا ہے، منصوبے کے پہلے مرحلے میں 5.6 ارب ڈالر (فنانسنگ لاگت اور افراط زر کے علاوہ) کا تخمینہ لگایا گیا ہے اور توقع ہے کہ یہاں 2028 میں کام کا آغاز کر دیا

جائے گا۔ او جی ڈی سی ایل کا کہنا ہے کہ 3 ارب ڈالر تک کے محدود راستے پر مبنی منصوبے کی فنانسنگ سہولت پر کام کیا جا رہا ہے جبکہ بقیہ رقم شیئر ہولڈرز

کے تعاون کے ذریعے فراہم کی جائے گی، منصوبے کی فنانسنگ کے لیے مذاکرات جاری ہیں۔

یہ منصوبہ موجودہ کان کنی کی لیز کے اندر اس وقت شناخت شدہ 15 پورفیری سطح کے تاثرات میں سے 5 سے مستفید ہوگا، جس سے مستقبل میں ترقی کے کافی امکانات کو اجاگر کیا جائے گا۔ دوسرے مرحلے کو منصوبے سے آمدنی حاصل کرنے، اضافی پروجیکٹ فنانسنگ اور شیئر ہولڈرز کی شراکت (اگر ضروری ہو) کے مرکب کے ذریعے مالی اعانت فراہم کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ کمپنی نے کہا ہے کہ ان پیش رفتوں کی روشنی میں او جی ڈی سی ایل کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے کمپنی کے فنڈنگ کے عزم کو 62 کروڑ 70 لاکھ ڈالر تک بڑھانے کی منظوری دی ہے جس میں پروجیکٹ فنانسنگ کے اخراجات بھی شامل ہیں، جو کُل سرمایہ کاری میں اس کے متناسب حصے کی عکاسی کرتا ہے۔

یہ اضافہ تانبے اور سونے کی قیمتوں میں ممکنہ اضافے کی وجہ سے ہے جس سے منصوبے کی لاگت میں اضافے کو پورا کرنے میں مدد ملی ہے، او جی ڈی سی ایل نے کہا کہ پروجیکٹ

فنانسنگ کو مدنظر رکھتے ہوئے کمپنی کی جانب سے شیئر ہولڈرز ایکویٹی کنٹری بیوشن 34 کروڑ 90 لاکھ ڈالر ہونے کی توقع ہے، جسے اصل پروجیکٹ

فنانسنگ لاگت اور افراط زر کے لیے ایڈجسٹ کیا جائے گا۔

اسی طرح کے ایک اعلان میں پی پی ایل نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اس منصوبے کے لیے اپنے فنڈنگ کے عزم میں اضافے کی منظوری دی ہے، جو کُل سرمایہ کاری میں اس کا حصہ 62 کروڑ 70 لاکھ ڈالر تک ظاہر کرتا ہے۔

بورڈ نے پروجیکٹ فنانسنگ حاصل کرنے کی اصولی منظوری بھی دے دی ہے، منصوبے کی فنانسنگ کو مدنظر رکھتے ہوئے کمپنی کی جانب سے شیئر ہولڈرز ایکویٹی کنٹری بیوشن 34 کروڑ 90 لاکھ ڈالرز ہونے کی توقع ہے۔ باخبر ذرائع نے بتایا کہ اسی طرح کا فیصلہ جی ایچ پی ایل نے بھی کیا ہے۔ او جی ڈی سی ایل نے ریکوڈک منصوبے کی تازہ ترین فزیبلٹی اسٹڈی کی تکمیل کا اعلان کیا ہے جو دنیا کے سب سے بڑے غیر ترقی یافتہ تانبے اور سونے کے وسائل میں سے ایک کو کھولنے کی جانب پاکستان کے سفر میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے، منصوبے میں او جی ڈی سی ایل کا حصہ 8.33 فیصد ہے جو پی پی ایل اور جی ایچ پی ایل سمیت 3 پاکستانی ایس او ایز کے مجموعی طور پر 25 فیصد حصص کا حصہ ہے۔ ایس او ایز کے مفادات کا انتظام پاکستان منرلز (پرائیوٹ) لمیٹڈ کے ذریعے کیا جاتا ہے، بقیہ حصہ میں سے 25 فیصد حکومت بلوچستان کے پاس ہے (15 فیصد بلوچستان منرل ریسورسز لمیٹڈ کے ذریعے اور 10 فیصد آزادانہ طور پر فراہم کیا جاتا ہے) اور 50 فیصد بیرک گولڈ کارپوریشن کے پاس ہے جو اس منصوبے کا آپریٹر ہے۔

چین میں عید کا دن ہمارے لئے خوشگوار بن گیا

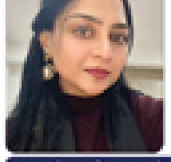

نئے جہاں کی تلاش

ارم زہرا (وینزو،چین)

قسط نمبر (1)

عید کی صبح تھی، مگر چین کے افق پر کوئی ہلچل نہ تھی۔ نہ مسجد کے میناروں سے عید کی تکبیریں بلند ہو رہی تھیں، نہ گلیوں میں بچوں کی قلقاریاں۔ یہاں سب کچھ پر سکون تھا، جیسے آج بھی ایک عام دن ہو۔ مگر میرے دل کی دنیا میں ایک عجیب سا ہنگامہ تھا، جو ہر عید پر جاگتا ہے۔

پاکستان میں ہوتی تو شاید اس وقت گھر میں ٹی وی پر عید ٹرانسمیشن دیکھتے ہوئے مہندی لگا رہی ہوتی، سیویاں کھا رہی ہوتی، یا چھوٹے بہن بھائیوں کو عیدی دینے کے بہانے ان سے جھگڑ رہی ہوتی۔ لیکن یہاں، پردیس میں، سب کچھ بدل چکا تھا۔ یہ میری دوسری عید تھی چین میں، اور دل کے کسی کونے میں وہی مانوس سی خلش موجود تھی جو پہلی عید پر محسوس ہوئی تھی۔
صبح

فجر کے وقت جب آنکھ کھلی تو کھڑکی کے باہر کا منظر ایسا تھا جیسے قدرت نے پر کیف ہوا کے ذریعے چپکے سے عید کی نوید دی ہو۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی، اور چیری بلاسم کے درختوں پر ننھے گلابی پھول یوں جھول رہے تھے جیسے آسمان نے زمین کو عید کا تحفہ بھیجا ہو۔ ہوا میں نمی تھی، پنکھڑیوں کی مدھم خوشبو چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی، مگر میرے دل میں اب بھی ایک سوال دھڑک رہا تھا: یہاں عید کیسی گزرے گی؟

میں نے چپکے سے اپنے شوہر کی طرف دیکھا، جو گہری نیند میں تھے۔ ان کے چہرے پر وہی سکون تھا جو اکثر صرف عید کے دن بچپن کی یادوں میں کھوئے ہوئے لوگوں کے چہرے پر دکھائی دیتا ہے۔ میں مسکرا دی۔ وہ خواب میں شاید اپنی اماں کے ہاتھ کی بریانی اور عیدی لینے کے بہانے ڈھونڈ رہے تھے۔

میں چائے کا کپ ہاتھ میں لے کر کھڑکی کے پاس آ گئی۔ بارش کے قطرے شیشے پر یوں ٹھہر رہے تھے جیسے آسمان سے موتیوں کی مالا ٹوٹ کر بکھر رہی ہو۔ میں نے اپنے آپ کو سمجھایا: عید خوشیوں کا نام ہے، چاہے جہاں بھی منائی جائے۔ خوشی تو دل کی کیفیت ہے، اسے خود محسوس کرنا پڑتا ہے۔

کبرڈ کھولا تو وہاں وہ نیلا جوڑا چمک رہا تھا جو میں نے خاص طور پر عید کے لیے سنبھال کر رکھا تھا۔ میں نے ایک نظر اس پر ڈالی اور سوچا کہ پاکستانی لڑکیاں کتنی عجیب ہوتی ہیں، چاہے عید پردیس میں ہو، محلے کی رونقوں سے دور ہو، مگر وہ جو اپنی پسند کا جوڑا پہن کر عید کی صبح آئینے میں مسکرانا ہے، اس لمحے کو کبھی قربان نہیں کرتیں۔

میں نے شوہر جی کو آواز دی، "اٹھ جائیں، آپ کو عید کی نماز کے لیے دیر ہو رہی ہے"۔

ہم نے رات ہی سوچ لیا تھا کہ اس بار چینی مسلمانوں کی عید کو قریب سے دیکھیں گے؟ شاید پردیس کی عید میں بھی کوئی اپنائیت چھپی ہو۔

اپنے روایتی پاکستانی سوٹ میں ملبوس، ہم اپنے چند پاکستانی دوستوں کے ساتھ شہر کی ایک پرانی مسجد کی طرف روانہ ہوئے۔

یہ مسجد وینزو کے قدیم حصے میں واقع تھی، جہاں تنگ مگر صاف ستھری گلیاں وقت کے کسی پرانے کینوس پر پینٹ کیے گئے منظر کا حصہ معلوم ہوتی تھیں۔ ہوا میں ہلکی سی نمی اور بارش کے قطروں سے دھلے ہوئے پتھر کے فرش پر ایک خاص چمک تھی، جو سورج کی مدھم روشنی میں اور بھی نمایاں ہو رہی تھی۔ مسجد کا مینار اپنی سادگی میں بے حد دلکش لگ رہا تھا، جیسے برسوں سے اپنے اردگرد کے ماحول کو خاموشی سے تحفظ دے رہا ہو۔

جیسے ہی ہم مسجد کے قریب پہنچے، ایک عجیب سی اپنائیت اور روحانی سکون نے دل کو گھیر لیا۔ مسجد کے صحن میں ہلکی سی خاموشی چھائی ہوئی تھی، مگر اس خاموشی میں بھی ایک ایسی کیفیت تھی جیسے یہاں دعا کے لفظ ہوا میں تحلیل ہو کر ایک مقدس ترنم پیدا کر رہے ہوں۔ ہوا کے جھونکے مٹی کی سوندھی خوشبو پھیلا رہے تھے، اور مسجد کی فضا میں ایک پاکیزہ سکون چھپا ہوا تھا جو دل کے ہر غبار کو دھو دینے کے لیے کافی تھا۔

مسجد کے دروازے پر سفید لباس میں ملبوس چند چینی مرد اور عورتیں کھڑے تھے۔ ان کے چہروں پر محبت بھری مسکراہٹیں تھیں، اور ان کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی، جیسے وہ اس دن کے روحانی لطف میں سرشار ہوں۔ وہ خاموشی سے ایک دوسرے کو گلے لگا رہے تھے، جیسے دنیا بھر کے فاصلے ختم ہو گئے ہوں اور اب صرف دلوں کا رشتہ باقی رہ گیا ہو۔

مسجد کے محراب کے قریب ایک بزرگ کھڑے تھے، جن کی داڑھی ہلکی سی سفید تھی اور آنکھوں میں وہی شفقت تھی جو پاکستان کی گلیوں میں عید کی صبح محلے کے بزرگوں کے چہروں پر دکھائی دیتی ہے۔ ایسا لگا جیسے وقت ایک پل کے لیے تھم گیا ہو۔

یہ خاموش، پرانا سا گوشہ عید کی حقیقی روح کو بیدار کرنے کے لیے کافی تھا۔ مجھے احساس ہوا کہ عید صرف گہما گہمی کا نام نہیں، یہ تو دل کے اس نور کو جگانے کا دن ہے جسے ہم روزمرہ کی زندگی کی دھول میں کہیں کھو دیتے ہیں۔

نمازِ عید کا وقت قریب آ رہا تھا۔ مسجد کے اندر داخل ہوتے ہی میرے دل میں وہی سکون اترا جو صرف اللہ کے گھر میں محسوس ہوتا ہے۔ نمازی قطاروں میں بیٹھے تھے، خاموش، سراپا عاجزی کے ساتھ۔ چینی مسلمانوں کا عبادت کا انداز بہت سادہ تھا، مگر ان کے چہرے عید کی حقیقی خوشی سے جگمگا رہے تھے۔

نماز کے بعد مولانا لیو، جو مسجد کے امام تھے، انہوں نے چینی زبان میں خطبہ دیا۔ میں ایک ایک لفظ تو نہیں سمجھ سکی، مگر دل کو یہ بات ضرور محسوس ہوئی کہ وہ انسانیت، محبت، اور قربانی کا پیغام دے رہے ہیں۔ دعا کے دوران میں نے آنکھیں بند کر لیں، اور میرے کانوں میں وہی آمین کی سرگوشیاں گونجنے لگیں جو پاکستان میں ہر عید پر سنائی دیتی ہیں۔ کچھ زبانیں شاید سمجھنے کے لیے نہیں، محسوس کرنے کے لیے ہوتی ہے۔

یہاں لوگوں کا ہجوم تھا، لیکن یہ ہجوم وہ نہیں تھا جو لاہور کی بادشاہی مسجد کے صحن میں ہوتا ہے۔ یا کراچی کی عیدگاہ میں ہوتا ہے۔ یہاں لوگ پردیس کے باسی تھے، جن کی آنکھوں میں اپنوں سے دوری کی نمی تھی، لیکن چہروں پر مسکراہٹیں سجائے ہوئے تھے جیسے اپنی تنہائی کا بھرم رکھ رہے ہوں۔

نماز کے بعد جب سب لوگ گلے ملے تو یوں لگا جیسے اس لمحے نے پردیس کی دوری مٹا دی ہو۔ ایک پاکستانی دوست مجھے گلے لگا کر بولی، ''عید

مبارک، بہن! پاکستان یاد آتا ہے نا؟" میں مسکرادی۔ پاکستان؟ پاکستان تو دل کے ہر گوشے میں بسا ہے ایسے، جیسے بارش کا پانی زمین میں جذب ہوتا ہے۔

نماز کے بعد ہمیں ایک چینی مسلمان خاندان نے اپنے گھر دعوت دی۔ راستے میں مولانا لیو ہمارے ساتھ تھے وہ ہمیں بتا رہے تھے کہ چین میں عید کا دن زیادہ تر عبادت، سادگی، اور ضرورت مندوں میں خیرات بانٹنے میں گزرتا ہے۔ یہاں نہ تو گلیوں میں شور ہوتا ہے، نہ دعوتوں کا رش، مگر دلوں میں محبت بھرپور ہوتی ہے۔

ان کے گھر پہنچے تو میز پر چینی اور اسلامی روایات کا حسین امتزاج ہمارا منتظر تھا۔ وہاں باوزی (چینی اسٹیم بن)، چاولوں کا سوپ، اور سبزیوں کے ڈمپلنگز سجے تھے۔ مجھے وہی روایتی بریانی اور سیویاں یاد آئیں، مگر جب پہلا نوالہ لیا تو یوں لگا کہ محبت کا ذائقہ زبان پر پھیل گیا ہو۔

میزبان نے مسکرا کر کہا، "ہمارے ہاں سادگی ہی عید کی اصل خوشی ہے۔ ہم ایک دوسرے کے لیے دل سے دعائیں کرتے ہیں اور مختلف پکوان تقسیم کرتے ہیں۔"

کھانے کے بعد میزبان خاتون نے ہمیں چھوٹے چھوٹے چینی تھیلے تحفے میں دیے۔ ان تھیلوں میں چاول اور خوشبودار چینی چائے کی پتی تھی۔ انہوں نے کہا، "چاول خوشحالی کی علامت ہیں، اور یہ چائے دوستی اور سکون کا تحفہ ہے۔" میں نے وہ تحفہ اپنے دل سے لگالیا۔ شاید تحفے کی قیمت نہیں، بلکہ اس میں چھپی محبت اہم ہوتی ہے۔

ہمارے ساتھ مولانا لیو بیٹھے تھے، جو وینزو کی مسجد کے امام تھے۔ درمیانے قد کے ہنس مکھ انسان، جن کی آنکھوں میں محبت اور چہرے پر ایک عجیب سا سکون دکھائی دیتا تھا۔ ان کا تعلق چین کے شمالی علاقے سنکیانگ سے تھا، جہاں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد رہتی ہے۔

میرے شوہر نے مسکراتے ہوئے مولانا لیو سے سوال کیا:

"مولانا صاحب، چین میں مسلمان عید کیسے مناتے ہیں؟ خاص طور پر وہ مسلمان جو ان شہروں میں رہتے ہیں جہاں روزے رکھنے پر پابندی ہے؟ وہ کیسے عید کی خوشیاں مناتے ہوں گے؟"

مولانا لیو نے چائے کا ایک گھونٹ لیا، مسکرائے، اور بولے، "یہ ایک دلچسپ سوال ہے۔ چین بہت بڑا ملک ہے، اور یہاں مسلمانوں کے مختلف گروپ مختلف انداز میں عید مناتے ہیں۔"

انہوں نے بتایا کہ وینزو، بیجنگ، اور شنگھائی جیسے بڑے شہروں میں مسلمان نسبتاً آزاد ہیں اور کھل کر عید منا سکتے ہیں۔ یہاں عید کی نماز کے بعد لوگ مسجد کے باہر ملتے ہیں، ایک دوسرے کو عید مبارک کہتے ہیں، اور کھانے کے لیے مخصوص پکوان جیسے ڈمپلنگز، چاول کے کیک، اور مٹن کے سالن تیار کیے جاتے ہیں۔ بچوں کو چینی کرنسی میں عیدی دی جاتی ہے، اور شام کو لوگ اپنے دوستوں اور خاندانوں کے ساتھ وقت گزارتے ہیں یا قریبی تفریحی مقامات پر جاتے ہیں۔

" مگر شمالی علاقوں، خاص طور پر سنکیانگ جیسے علاقوں میں، حالات مختلف ہیں۔ وہاں مسلمانوں کو روزے رکھنے، نماز تراویح پڑھنے، یا کھلے عام عید منانے میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ مگر وہاں کے لوگ اپنی روایات زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ وہ عید کے دن چھپ کر نماز ادا کرتے ہیں، گھروں میں چھوٹے اجتماعات منعقد کرتے ہیں، اور عید کے دن خاص پکوان بناتے ہیں تاکہ بچوں کو خوشی کا احساس ہو۔ وہاں کی عید کا ایک ہی پیغام ہوتا ہے: قربانی اور صبر۔

مولانا لیو کی بات سن کر میں سوچ میں پڑ گئی۔ ہمارے لیے عید شاید بچوں کی خوشیوں، نئے کپڑوں، عیدی، اور دعوتوں کا نام ہوتی ہے، مگر یہاں کے مسلمان عید کو اس کے اصل معنی میں جیتے ہیں— قربانی اور صبر کے ساتھ۔

میرے شوہر نے ذرا توقف کے بعد مولانا صاحب کی طرف دیکھا اور سوال کیا، "مولانا صاحب، ایسے حالات میں جب مذہبی پابندیاں بھی ہوں اور روایتوں پر عمل کرنا بھی دشوار ہو، آپ کے نزدیک عید کا اصل مقصد کیا رہ جاتا ہے؟"

مولانا لیو طویل سانس لیتے ہوئے گویا ہوئے "عید کا مقصد صرف خوشیاں منانا نہیں، بلکہ انسانیت، قربانی، اور شکرگزاری کا پیغام دینا ہے۔ جو لوگ مشکلات کے باوجود اپنی روایات کو زندہ رکھتے ہیں، وہی اصل میں عید کے فلسفے کو سمجھتے ہیں۔"

ان کی باتوں میں عجیب سی گہرائی تھی۔ میں نے سوچا، شاید یہی عید کی اصل روح ہے—اپنے دل میں محبت اور صبر پیدا کرنا، چاہے حالات جیسے بھی ہوں۔

سہ پہر کا وقت تھا، اور ہم مولانا لیو سے اجازت لے کر ایک قریبی پارک کی طرف روانہ ہوئے۔ وینزو شہر کا مشہور پارک جو چیری بلاسم کے درختوں کے حوالے سے جانا جاتا ہے،

"Jiangxin Park"*Island* یہ پارک موسم بہار میں اپنے خوبصورت چیری بلاسم کے درختوں کی وجہ سے خاص طور پر مشہور ہے، وینزو میں چیری بلاسم پارک ایک جادوئی مقام ہے جو ہر سال عید کے دنوں میں گویا ایک نیا روپ دھار لیتا ہے اور ہر طرف ایک خوابوں کی سی دنیا بن جاتی ہے۔

پارک کی طرف جاتے ہوئے شوہر جی کا چہرہ خاصا سنجیدہ تھا، اور میں جانتی تھی کہ وہ کسی گہری سوچ میں گم ہیں۔ چند لمحوں کے بعد انہوں نے اچانک خاموشی توڑی اور کہا، " کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ چین میں عید کا انداز کتنا مختلف ہے؟"

میں نے چونک کر ان کی طرف دیکھا اور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، " آپ کے خیال میں کیسے مختلف؟ عید تو عید ہے، چاہے دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو۔ بس یہاں زبان اور رسم و رواج کا فرق ہے اور . . . ہم اپنوں کے درمیان نہیں ہیں۔"

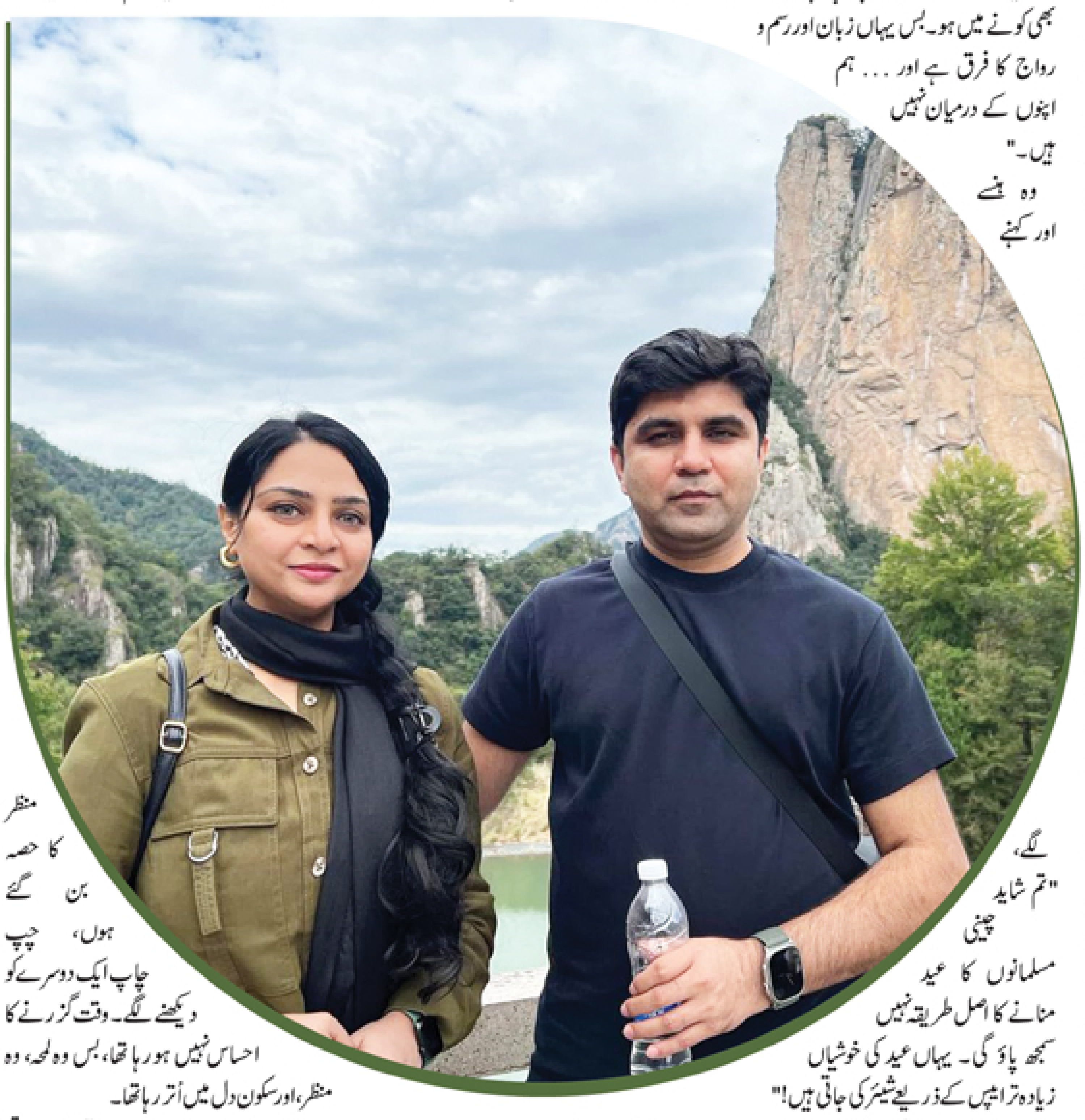

وہ ہنسے اور کہنے لگے، "تم شاید چینی مسلمانوں کا عید منانے کا اصل طریقہ نہیں سمجھ پاؤ گی۔ یہاں عید کی خوشیاں زیادہ تر ایپس کے ذریعے شیئر کی جاتی ہیں!"

میں نے قہقہہ لگایا اور کہا، "ہاں، یقیناً! وی چیٹ پر عید مبارک کے پیغامات موصول ہو رہے ہوں گے آپ کو، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ چینی مسلمان اپنی عید کی خوشیوں کو ڈیجیٹل دنیا میں بانٹنے میں سب سے زیادہ ماہر ہیں۔ یا شاید ان کے پاس عید سلیبریشن کا آسان آپشن یہی ہے۔"

ہم پارک میں پہنچے تو گویا وقت کا دھارا تھم گیا۔ چیری بلاسم کے درختوں کے نیچے آہستہ آہستہ چلتے ہوئے، ہم نے اپنی چھوٹی سی محفل کا آغاز کیا۔ لیکن ابھی اس خوبصورت منظر کے ساتھ کچھ ایسا بھی تھا جو تھوڑا سا پراسرار تھا۔ پارک میں آگے چلتے ہوئے ہمیں ایک تنگ راستہ دکھائی دیا، جہاں درخت اور جھاڑیاں ایک دوسرے میں جڑ کر ایک ویران اور خاموش راستہ بنا رہی تھیں۔

"یہ کہاں لے کر جا رہے ہیں؟" میں نے پوچھا، مگر وہ بس آگے بڑھتے گئے، جیسے انہیں راستہ معلوم ہو۔

ہمارے قدم تیز ہونے لگے اور وہ راستہ اتنا تنگ ہو گیا کہ ہم دونوں کی سانسوں کی آوازیں ایک دوسرے کو سنائی دینے لگیں۔ اچانک، شوہر جی نے مڑ کر کہا، "یہاں سے آگے جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے، واپس چلنا ہوگا۔"

" مگر یہ تو اتنا دلچسپ لگ رہا تھا!" میں نے آہستگی سے کہا اور راستے کے آخر تک جانے کا ارادہ کیا۔

" تمہیں تو ہمیشہ راستے کے آخر تک جانے کا شوق ہوتا ہے، یہ مجھ سے بہتر کون جانتا ہے۔"

میں نے ہنستے ہوئے کہا، "واپسی ناممکن ہے جناب، زندگی کا سفر واپس مڑنے کے لیے نہیں شروع کیا! آگے بڑھنا ہے، چاہے راستہ جتنا بھی مشکل اور کٹھن ہو۔

چند لمحوں بعد ہم دونوں ایک چھوٹی سی جھیل کے کنارے پہنچ گئے۔ جھیل کا پانی اتنا شفاف تھا کہ اس میں درختوں کی نرم چھاؤں صاف دکھائی دے رہی تھی، جیسے قدرت نے ایک آئینے میں اپنی تصویر اُتروا رکھی ہو۔ درختوں کے سرسبز پتوں پر آسمان کی نیلی روشنی چمک رہی تھی اور ہلکی سی ہوا پانی کی سطح کو نرم لہروں میں بدل رہی تھی، جیسے جھیل اپنے خوابوں میں غرق ہو۔ دور کہیں کوئی پرندہ گنگنا رہا تھا اور فضا میں سکون کی ایک عجیب سی لہر پھیل گئی تھی، جیسے وقت نے یہاں رک جانے کا فیصلہ کیا ہو۔ جھیل کے کنارے بیٹھے ہم دونوں، جیسے اس منظر کا حصہ بن گئے ہوں، چپ چاپ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ وقت گزرنے کا احساس نہیں ہو رہا تھا، بس وہ لمحہ، وہ منظر، اور سکون دل میں اُتر رہا تھا۔

" کیا آپ نے سوچا تھا کہ یہاں اتنی خوبصورتی چھپی ہوگی؟" میں نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

" نہیں، مگر جب تمہارا ساتھ ہو، تو ہر جگہ میں خوبصورتی نظر آنے لگتی ہے۔" انہوں نے مسکا لگانے والے انداز میں کہا

''اوہو۔۔۔۔۔ میری عید تو اب ہوگئی۔۔۔'' میں کھلکھلائی یہ کہہ کر ہم دونوں چیری بلاسم پارک کے خوبصورت مناظر میں کھو گئے۔ وہاں کی تازہ ہوا اور منظر کی دلکشی نے جیسے ہمارے اندر چھپا ہوا سکون جگا دیا۔ کچھ دیر قدرت کی اس خاموشی اور خوبصورتی کو محسوس کرنے کے بعد ہم نے نانکسی دریا (Nanxi River) جانے کا ارادہ کیا۔ دل میں ایک عجیب سی مسرت تھی، جیسے ایک نئی منزل ہماری منتظر ہو، اور ایک نیا تجربہ ہماری عید کی خوشیوں میں شامل ہونے والا ہو۔ (جاری ہے)

کنزیومر واچ نیوز

وٹامنز اور منرلز سے بھرپور آٹے کے استعمال پر آگاہی سیشن

ماضی میں آرگینک گندم دستیاب تھی جو صحت بخش ہوتی تھی، لیکن بعد میں کھاد اور کیڑے مار ادویات کا بے تحاشا استعمال عام ہوگیا، بشریٰ منصور

ڈبلیو ایف پی عوام کو آٹے میں ضروری غذائی اجزاء کے مرکب کے استعمال کی طرف راغب کر رہا ہے تاکہ غذائی قلت کو پورا کیا جا سکے

حاملہ خواتین، سمیت مردوں اور ہر چار بچوں میں سے ایک بچے میں آئرن، زنک، فولک ایسڈ، اور وٹامن بی-12 کی کمی ایک عام مسئلہ بن چکا

ورلڈ فوڈ پروگرام (ڈبلیو ایف پی) کے زیر اہتمام ڈپٹی کمشنر آفس سکھر کے کانفرنس ہال میں وٹامنز اور منرلز سے بھرپور آٹے کے استعمال اور اس کے فوائد کے بارے میں ایک آگاہی سیشن منعقد کیا گیا، جس کی صدارت ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ٹو بشریٰ منصور نے کی۔ سیشن میں سکھر چیمبر آف کامرس کے عرفان سرمد، ناری فاؤنڈیشن کی شازیہ جہانگیر، نامور صحافیوں سحرش کوکر، نصر اللہ وسیر، سماجی رہنما نبی نواز مہیسر، ڈاکٹر حامد انڈھر، اور مختلف غیر سرکاری تنظیموں کے نمائندوں اور آٹا چکی مالکان نے شرکت کی، آگاہی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ٹو بشریٰ منصور نے کہا کہ ڈبلیو ایف پی اور سندھ حکومت کے باہمی تعاون سے فورٹیفائیڈ آٹے کے بارے میں یہ آگاہی مہم ایک مثبت قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں آرگینک گندم دستیاب تھی جو صحت بخش ہوتی تھی، لیکن بعد میں فصلوں کی پیداوار بڑھانے کے لیے کھاد اور کیڑے مار ادویات کا بے تحاشا استعمال عام ہوگیا، جس کی وجہ سے گندم/آٹے میں قدرتی غذائی اجزاء کی کمی واقع ہوگئی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ ڈبلیو ایف پی عوام کو آٹے میں ضروری غذائی اجزاء کے مرکب کے استعمال کی طرف راغب کر رہا ہے تاکہ انسانی جسم میں غذائی قلت کو پورا کیا جا سکے اور لوگ صحت مند زندگی گزار سکیں، انہوں نے بتایا کہ طبی مطالعات کے مطابق حاملہ خواتین، سمیت مردوں اور ہر چار بچوں میں سے ایک بچے میں آئرن، زنک، فولک ایسڈ، اور وٹامن بی-12 کی کمی ایک عام مسئلہ بن چکا ہے، جس کی وجہ سے ان کی جسمانی نشوونما اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت سخت متاثر ہورہی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ فورٹیفائیڈ آٹے میں یہ چار غذائی اجزاء پاؤڈر کی شکل میں آٹا چکیوں میں گندم پیسنے کے دوران شامل کیے جاتے ہیں، ورلڈ فوڈ پروگرام کے ڈسٹرکٹ لیڈ شمس الرحمان اور پروگرام اسسٹنٹ سونیا اختر نے بتایا کہ سندھ حکومت کے ساتھ معاہدے کے تحت 2023ء سے اب تک صوبے کے مختلف اضلاع میں 140 آٹا چکیوں پر چار بنیادی منرلز اور وٹامنز سے لیس آٹا دستیاب کرایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس پائلٹ پراجیکٹ کے دائرہ کار کو مستقبل میں مزید بڑھایا جائے گا تاکہ عوام میں غذائی قلت کو دور کرنے میں مدد مل سکے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت اور ڈبلیو ایف پی کے اشتراک سے "نیشنل فورٹیفائیڈ الائنس" تشکیل دیا گیا ہے، جس کا مقصد خوراک کی بنیادی اشیاء جیسے کہ کھانے کا تیل، گھی، نمک، اور آٹے کو فورٹیفائیڈ کرنے کے لیے پالیسیاں بنانا اور سندھ فوڈ اتھارٹی کے ساتھ مل کر انہیں نافذ کرنا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سکھر میں مشتاق آٹا چکی، جلال آٹا چکی جبکہ روہڑی میں ایمان آٹا چکی اور ذوالفقار آٹا چکی پر فورٹیفائیڈ آٹا دستیاب ہے، جہاں پاکستان اسٹینڈرڈ کوالٹی اتھارٹی کے معیارات کے عین مطابق ہر کلوگرام آٹے میں پوائنٹ ٹو (.2) گرام غذائی اجزاء کا مکسچر شامل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ روزمرہ کے استعمال میں عام آٹے کی بجائے فورٹیفائیڈ آٹا استعمال کریں تاکہ صحت مند زندگی گزار سکیں۔

کنزیومر واچ نیوز

آرگینک خوراک کے حوالے سے قانون سازی کا مطالبہ

آرگینک فارمنگ کی تحقیق کے لیے بجٹ مختص کیا جائے، حکومت آرگینک خوراک کے فروغ کیلئے اپنے اپنے دائرہ کار میں پیشرفت کرے

حکومت آرگینک خوراک اور مصنوعات پر کام کرنے والوں کی ہر سطح پر معاونت کرے، انہیں مختلف ٹیکسز میں چھوٹ دی جائے، نجم مزاری

عالمی نمائشوں میں شمولیت کی صورت میں 80/20 کے فارمولے کے تحت مالی معاونت فراہم کی جائے، فریٹ پر سبسڈی دی جائے، مطالبہ

انٹرپرینیور، آرگینک خوراک پر ریسرچ کرنے والے ادارے کے سربراہ نجم مزاری نے حکومت سے آرگینک خوراک اور مصنوعات کے حوالے سے باضابطہ پالیسی اور قانون سازی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ آرگینک فارمنگ کے لیے بلاسود قرضے اور تحقیق کے لیے بجٹ مختص کیا جائے، وفاقی اور صوبائی حکومتیں آرگینک خوراک کے فروغ کیلئے اپنے اپنے دائرہ کار میں پیشرفت کریں۔ اپنے بیان میں نجم مزاری نے کہا کہ آرگینک خوراک اور مصنوعات کے مقامی استعمال کے علاوہ اسے برآمدی صنعت کے تناظر میں بھی دیکھا جائے اور آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس حوالے سے اقدامات اٹھائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت آرگینک خوراک اور مصنوعات پر کام کرنے والوں کی ہر سطح پر معاونت کرے، انہیں مختلف ٹیکسز میں چھوٹ دی جائے، آرگینک خوراک اور مصنوعات کی سرٹیفکیشن کے مراحل کو آسان کیا جائے تاکہ اس کی برآمدات فروغ پاسکیں، عالمی نمائشوں میں شمولیت کی صورت میں 80/20 کے فارمولے کے تحت مالی معاونت فراہم کی جائے، فریٹ پر سبسڈی دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ آرگینک خوراک اور مصنوعات کے حوالے سے "آرگینک مارکیٹ" کا قیام بھی عمل میں آنا چاہیے، یہ تمام اقدامات آرگینک خوراک اور مصنوعات کی صنعت کی ترقی کے لیے موثر ثابت ہوسکتے ہیں۔

کنزیومر واچ نیوز

تاجروں کی سہولت کیلئے QR ساؤنڈ باکس متعارف

کیوآر ساؤنڈ باکس تجارت پیشہ افراد کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کیلیے ڈیزائن کیا گیا، جو ادائیگی کی فوری تصدیق کی سہولت فراہم کرتا ہے

اس نئی جدید سہولت کی مدد سے اب تاجر حضرات صرف ایک بٹن دبانے پر تازہ ترین پے منٹ کی حیثیت کو فوراً چیک کر سکتے ہیں، رپورٹ

زندگی مالی خودمختاری کو فروغ دینے اور ملک بھر میں ہموار لین دین کے تجربات فراہم کرنے کیلیے صف اول پلیٹ فارم کا کردار ادا کر رہا ہے

جے ایس بینک کے ڈیجیٹل پلیٹ فارم زندگی نے ایک اور قدم اٹھاتے ہوئے QR ساؤنڈ باکس متعارف کروادیا ہے۔ کیوآر ساؤنڈ باکس تجارت پیشہ افراد کیلیے ریئل ٹائم آڈیو الرٹس فراہم کرتا ہے تاکہ لین دین کو آسان اور محفوظ بنایا جاسکے۔ زندگی کا کیوآر ساؤنڈ باکس تجارت پیشہ افراد کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کیلیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ ساؤنڈ باکس ادائیگی کی فوری تصدیق کی سہولت فراہم کرتا ہے تاکہ تاخیر یا الجھن سے بچا جاسکے۔ اس نئی سہولت کی مدد سے اب تاجر حضرات صرف ایک بٹن دبانے پر تازہ ترین پے منٹ کی حیثیت کو فوراً چیک کر سکتے ہیں، جس سے ٹرانزیکشنز کا انتظام آسان بنا کر شفافیت اور تحفظ کو بڑھایا جاتا ہے۔ زندگی ایپ کے ساتھ اس کا ہم آہنگ انضمام ایک ہموار ادائیگی کا تجربہ فراہم کرتا ہے، جو زیادہ سے زیادہ صارفین کو سروسز فراہم کرنے اور مجموعی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے میں کاروباروں کی مدد کرتا ہے۔ زندگی کے چیف پروڈکٹ آفیسر فیصل خالد نے کہا کہ زندگی کا QR ساؤنڈ باکس پاکستان میں ڈیجیٹل ادائیگی کے منظرنامے کو بہتر بنانے کے ہمارے مشن کی جانب ایک اور قدم ہے۔ تاجروں کو ڈیجیٹل ادائیگیاں منظم کرنے کا ایک آسان، محفوظ اور مؤثر طریقہ فراہم کرکے ہم ان کی ترقی کی حمایت کررہے ہیں اور ایک زیادہ جامع مالیاتی نظام میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ڈیجیٹل مالی شمولیت کے وژن کے مطابق زندگی کا QR ساؤنڈ باکس کاروباروں کو محفوظ، قابل اعتماد اور مؤثر لین دین کا حل فراہم کرتا ہے۔ جیسے جیسے پاکستان ڈیجیٹل ادائیگیوں کو اپناتا جارہا ہے، زندگی مالی خودمختاری کو فروغ دینے اور ملک بھر میں ہموار لین دین کے تجربات فراہم کرنے کیلیے صف اول پلیٹ فارم کا کردار ادا کررہا ہے۔

جہانِ امریکا

حمیرا گل تشنہ

کنٹیکٹ میں پاکستانی امریکن ایسوسی ایشن کی افطار پارٹی

رمضان المبارک کا مہینہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے لیے نہایت مقدس اور روحانی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ یہ مہینہ صرف روزے رکھنے تک محدود نہیں بلکہ اس میں عبادت، توبہ، اور دوسروں کی مدد کرنے کا جذبہ بھی پوری قوت سے شامل ہوتا ہے۔

ہم بھی اس مہینے کی برکتیں سمیٹنے میں مگن تھے کہ ایک دن اچانک فون کی گھنٹی بجی۔ ہم نے عجلت میں فون اٹھایا تو ظہیر شرف صاحب جو کہ کنٹیکٹ میں پاکستانی امریکن ایسوسی ایشن آف کنٹیکٹ (PAACT) کے صدر ہیں نے سلام ودعا کے بعد ہمیں PAACT کی جانب سے کنٹیکٹ میں پاکستانی کمیونٹی کیلئے کی جانے والی افطار کی دعوت دے ڈالی جو میں نے فوراً ہی قبول کرلی

دوسرے دن افطار سے قبل امریکہ کے شہر کنٹیکٹ میں افطار پارٹی کا سماں بھی کچھ عجیب ہی تھا۔ شام ڈھل رہی تھی، سورج کی سرخ روشنی آسمان کے کناروں پر پھیلی ہوئی تھی، اور ہوا میں خوشبوئے افطار کی مہک تھی۔ یہاں کے پاکستانی مسلمان اپنے گھروں سے نکلے، ایک دوسرے کو سلام کرتے ہوئے اسلامک سینٹر آف کنٹیکٹ کے بیسمنٹ میں واقع ہال کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ہال کے اندر چاندی کے برتنوں میں سجے کھانے، تازہ پھل، اور مشروبات کی قطاروں نے اک پل کے لیے سب کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی تھی۔

لیکن فوراً ہی مشہور ٹی وی اینکر انیق احمد کی آمد نے سب کو یہ احساس دلایا کہ آج صرف افطار سے ہی نہیں بلکہ دینی گفتگو سے بھی ہم اپنی روح کو سیراب کرسکیں گے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اس کے بعد انیق احمد صاحب نے رمضان کے حوالے سے خصوصی گفتگو کی۔ جس میں تقوی کے حوالے سے قرآن کی کئی آیات کا ترجمہ بھی کیا۔ اور یہ بھی بتایا کہ مسلمانوں کو رمضان میں روزے رکھنے کے علاوہ کیسے تقوی اختیار کرنا چاہیے۔

"افطار پارٹی کا سماں دیکھ کر مجھے اپنے بچپن کی یادیں تازہ ہوگئیں" گفتگو ختم ہوتے ہی ہمارے ساتھ بیٹھی لڑکی ایک دم گویا ہوئی۔ ہم جو ابھی گفتگو کے حصار سے مکمل طور پر نکلے نہیں تھے ایک دم چونک کر اسے دیکھا (چہرہ نا آشنا تھا غالبا کوئی نو بیاہتا تھی جسے امریکہ میں آئے زیادہ وقت نہیں گزرا تھا)۔

کیا مطلب؟ ہم نے دریافت کیا

"ارے بھئی مطلب کیا ہوگا۔ جب ہم پاکستان میں تھے، تو رمضان کے مہینے میں پورا گھر خوشیوں سے بھر جاتا تھا۔ بے حد دعوتیں ہوتی تھیں۔ امی کے ہاتھ کے پکے کھانے، ابو کی دعائیں، اور بہن بھائیوں کے ساتھ افطار کی میز پر بیٹھنا۔ یہاں امریکا میں آج اتنی بڑی تعداد میں پاکستانیوں کو دیکھ کر گھر کا سا ماحول محسوس ہو رہا ہے مگر کچھ مختلف۔ یہاں ہر کوئی ایک دوسرے سے مل رہا ہے، ایک دوسرے کی خوشیوں میں شریک ہو رہا ہے۔" ہمیں اس لڑکی کی باتوں پر ہنسی آئی۔

اچھا اپنا نام تو بتاؤ؟ ہم نے پوچھا

اوہ، میرا نام رباب ہے۔

میں نے کہا رباب اب ذرا اپنے اردگرد غور سے دیکھیں یہاں سب لوگ صرف پاکستانی نہیں ہیں۔ یہاں افطار پارٹی میں تم کو مختلف ثقافتوں کے لوگ شامل ملیں گے۔۔ کچھ عرب ہیں، کچھ پاکستانی، کچھ ترک اور کچھ افریقی۔ گو کہ PAACT کی جانب سے کھانے کا انتظام تھا مگر اس کے باوجود ہر ایک اپنے ساتھ اپنے ثقافتی کھانے لایا تھا۔

یہاں تک کہ کچھ غیر مسلم دوست بھی موجود تھے، جو رمضان کے بارے میں جاننے کے لیے یہاں آئے ہیں۔

ابھی ہم مزید کچھ کہتے کہ "افطار کا وقت ہوا تو سب نے مل کر دعا کی۔ چند لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی، پھر کھجوروں سے روزہ کھولا گیا اور تمام حاضرین محفل کو وہی بڑے پیش کیے گئے۔ ہر ایک کے چہرے پر اطمینان تھا، ایک دوسرے سے ملنے کی خوشی تھی۔ اسکے بعد سب نے مل کر نماز مغرب با جماعت ادا کی اور پھر تمام حاضرین محفل کے لیے طعام کا انتظام کیا گیا۔ کھانے کی میزوں پر سب نے مل کر کھانا کھایا، ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کی، اور ایک خوشی کا، ہنسی مذاق کا ماحول بن گیا۔"

رباب نے پھر ہم سے پوچھا، "تو کیا یہاں ہر سال ایسی افطار پارٹی ہوتی ہے؟"

ہاں یہاں پر اسی طرح رمضان کے خصوصی پروگرامز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان پروگرامز میں قرآن پاک کی تلاوت، درس و تدریس، اور افطار کے اجتماعات شامل ہوتے ہیں۔ یہ اجتماعات نا صرف روحانی فوائد فراہم کرتے ہیں بلکہ یہ پاکستانی امریکیوں کو اپنی ثقافت اور روایات سے جوڑے رکھنے کا بھی ایک ذریعہ ہیں۔

مساجد میں افطار کے لیے بڑے پیمانے پر انتظامات کیے جاتے ہیں۔ بہت سے پاکستانی امریکی خاندان مساجد میں افطار کرنے کو ترجیح دیتے ہیں، کیونکہ اس طرح ان کو اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ ملنے کا موقع ملتا ہے۔ اس کے علاوہ، مساجد میں نوجوانوں کے لیے خصوصی پروگرامز بھی منعقد کیے جاتے ہیں، جہاں پر انہیں خصوصی طور پر اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ تاکہ غیر مسلم ملک میں رہتے ہوئے بھی ان کا اپنے مذہب سے مضبوط تعلق بنا رہے۔" میں نے کہا امریکہ میں اس طرح کی پارٹیوں میں نا صرف کھانے پینے کا لطف آتا ہے، بلکہ یہ ایک دوسرے کو سمجھنے کا، ایک دوسرے کے ساتھ جڑنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ "یہاں ہر کوئی اپنی اپنی دنیا میں بے حد مصروف رہتا ہے۔ مگر اس طرح کی افطار پارٹیز نے سب کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا تھا۔ یہی تو رمضان کا اصل پیغام ہے، ایک دوسرے کے قریب آنا، محبت اور بھائی چارے کا درس دینا۔" ہم نے کہا۔

"اچھا تو بچوں کے لیے بھی کوئی خاص انتظام کیا جاتا ہے؟" رباب نے سوال کیا

"ہاں، بچوں اور امریکی نوجوان نسل کے لیے رمضان کے مہینے میں مذہبی تعلیم و تربیت کا خاصا اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ یہ نوجوان اپنے والدین کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے امریکی معاشرے کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ر ہیں۔ بہت سے نوجوان مساجد میں قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور رمضان کے دوران اپنے ایمان اور ایک دوسرے سے اپنے تعلقات کو مضبوط بناتے ہیں۔ تاکہ کل جب وہ اپنے غیر مسلم دوستوں کے ساتھ ہوں تو ان کے اسلام سے متعلق سوالات پر ان کو جواب دے سکیں اور اس طرح ایک تبلیغ کا سلسلہ بھی ہے جو مسلسل چلتا رہتا ہے۔"

"مجھے امریکہ میں زیادہ وقت نہیں ہوا ابھی اسی لیے آپ سے پوچھ رہی ہوں،" رباب نے جھینپتے ہوئے انداز میں کہا۔

"اگر تم نہیں بھی بتاتیں تب بھی مجھے اندازہ ہوگیا تھا اسی لیے تم کو اتنی تفصیل سے ساری باتیں بتا رہی ہوں تاکہ تمھیں کوئی الجھن نہ رہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

کھانے کے بعد PAACT کے صدر ظہیر صاحب نے پروگرام کے اختتام پر انیق احمد صاحب کا اور تمام شرکا محفل کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ "یہ شکریہ اعلان ہوتا ہے کہ اب افطار پارٹی ختم ہو چکی ہے تو سب کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ سب نے ایک دوسرے سے ملنا ملانا شروع کیا۔ ہم نے رباب سے فون نمبر کا تبادلہ کیا اور اسے اپنے گھر آنے کی دعوت دی اور عید ملیے میں ملنے کا پروگرام بنایا۔ پھر سبھی جاننے والوں سے رخصت لی اپنے گھر واپسی کی راہ لی مگر دلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت اور احترام لے کر۔ یہی تو رمضان کی خاص برکت ہے، جو ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑتی ہے، اور ہمارے دلوں کو روشن کرتی ہے۔

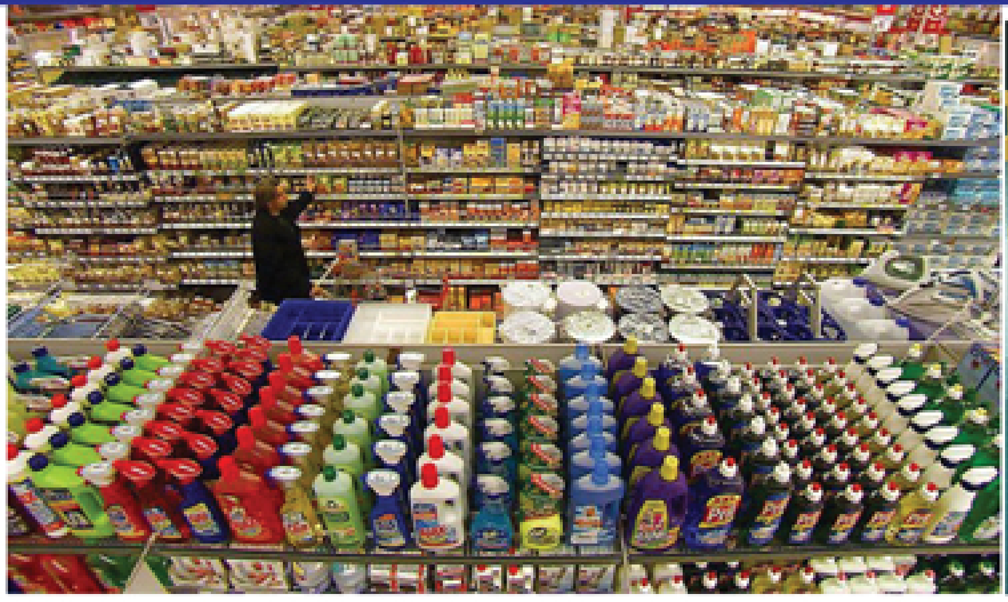

پاکستان میں مہنگائی کی شرح میں غیر معمولی کمی کی پیشگوئی

رواں ماہ مہنگائی ایک فیصد رہنے کا امکان، جو گزشتہ تین دہائیوں کی کم ترین سطح ہے، 9 ماہ میں مہنگائی کی اوسط شرح 5.38 فیصد تک رہنے کی توقع

گزشتہ مالی سال اسی مدت میں مہنگائی کی شرح 27.06 فیصد تھی، حقیقی شرح سود 11 سے ساڑھے 11 فیصد تک ہوگی، ٹاپ لائن ریسرچ

رہائش، پانی، بجلی، گیس سیکٹر میں 35 فیصد کمی متوقع ہے، سی ای او ٹاپ لائن ریسرچ نے بجلی نرخوں میں 2.3 فیصد کمی کی پیش گوئی کردی

کنزیومر واچ ڈیسک

ٹاپ لائن ریسرچ نے پاکستان میں مہنگائی کی شرح میں غیر معمولی کمی کی پیشگوئی کردی۔ سی ای او محمد سہیل کا کہنا ہے کہ رواں ماہ مہنگائی ایک فیصد تک محدود رہنے کا امکان ہے جو گزشتہ تین دہائیوں کی کم ترین سطح ہے۔ سی ای او ٹاپ لائن ریسرچ محمد سہیل کا کہنا ہے کہ ملک میں رواں ماہ مہنگائی ایک فیصد تک محدود رہنے کا امکان ہے، پاکستان میں مہنگائی کی یہ شرح تین دہائیوں کی کم ترین سطح ہے، 9 ماہ میں مہنگائی کی اوسط شرح 5.38 فیصد تک رہنے کی توقع ہے۔ محمد سہیل نے بتایا کہ گزشتہ مالی سال اسی مدت میں مہنگائی کی شرح 27.06 فیصد تھی، شرح سود میں بھی مزید 100 بیسز پوائنٹس کمی کی گنجائش ہے، حقیقی شرح سود 11 سے ساڑھے 11 فیصد تک ہوگی۔ ٹاپ لائن ریسرچ کا کہنا ہے کہ رہائش، پانی، بجلی، گیس سیکٹر میں 35 فیصد کمی متوقع ہے، سی ای او ٹاپ لائن ریسرچ نے بجلی نرخوں میں 2.3 فیصد کمی کی پیش گوئی کردی۔

ٹاپ لائن ریسرچ کے مطابق سہ ماہی ٹیرف ایڈجسٹمنٹ کی صورت میں مزید 6.27 روپے یونٹ کمی متوقع ہے تاہم ماہانہ بنیاد پر مہنگائی میں 0.9 فیصد تک اضافہ متوقع ہے۔ محمد سہیل نے مزید کہا کہ مارچ میں خوراک کی مہنگائی میں 2.5 فیصد اضافے کی توقع ہے، ٹماٹر 43 فیصد، پھل 25 فیصد، سبزیاں 10 فیصد تک مہنگی ہونے کا امکان ہے۔ سی ای او ٹاپ لائن ریسرچ کا کہنا ہے کہ مرغی اور انڈے 15 فیصد مہنگے ہوسکتے ہیں، پیاز، چائے، دالوں کی قیمتوں میں 7 سے 21 فیصد تک کمی متوقع ہے، ماہانہ بنیاد پر ٹرانسپورٹ اخراجات میں 0.7 فیصد تک کمی کا امکان ہے جبکہ عالمی سطح پر اجناس کی قیمتوں میں اضافے سے مہنگائی بڑھنے کا خدشہ ہے۔

پیک شدہ دودھ پر عائد ٹیکسز میں نرمی کا مطالبہ

وزیراعظم کے معاون خصوصی ہارون اختر خان سے پاکستان ڈیری ایسوی ایشن کے وفد کی ملاقات، ڈیری سیکٹر کو درپیش چیلنجز کا جائزہ لیا گیا

پیک شدہ دودھ پر 18 فیصد جی ایس ٹی کے اثرات زیر بحث آئے، ٹیکس سے قیمتوں میں اضافہ ہوا، دودھ پروسیسرز اور کسان دونوں متاثر ہوئے

ڈیری سیکٹر کی ترقی کے بغیر خوراک میں خود کفالت کا خواب ممکن نہیں، ڈیری سیکٹر میں مزید سرمایہ کاری کی ضرورت ہے، خصوصی معاون

کنزیومر واچ ڈیسک

پاکستان ڈیری ایسوسی ایشن نے حکومت سے پیک شدہ دودھ پر عائد کردہ ٹیکسز میں نرمی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ وزیراعظم کے معاون خصوصی ہارون اختر خان سے پاکستان ڈیری ایسوسی ایشن کے وفد نے اہم ملاقات کی، ملاقات کے دوران ہارون اختر خان نے کہا کہ پاکستان دودھ پیدا کرنے والے بڑے ممالک میں شامل ہے، پاکستان میں دودھ کی سالانہ 70 ملین ٹن سے زائد پیداوار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملاقات کے دوران ڈیری سیکٹر کو درپیش چیلنجز کا جائزہ لیا گیا، پیک شدہ دودھ پر 18 فیصد جی ایس ٹی کے اثرات زیر بحث آئے۔ پاکستان ڈیری ایسوسی ایشن نے کہا کہ پیک شدہ دودھ پر ٹیکس سے قیمتوں میں اضافہ ہوا، دودھ پروسیسرز اور کسان دونوں متاثر ہوئے۔ ہارون اختر خان نے کہا کہ ڈیری ایسوسی ایشن کا پیک شدہ دودھ پر ٹیکس میں نرمی کا مطالبہ کیا۔ وزیراعظم کے خصوصی معاون نے کہا کہ ڈیری سیکٹر میں مزید سرمایہ کاری کی ضرورت ہے، ڈیری سیکٹر کی ترقی کے بغیر خوراک میں خود کفالت کا خواب ممکن نہیں ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈیری فارمز میں سرمایہ کاری بڑھانے سے دودھ کی پیداوار اور معیار میں بہتری آئے گی۔

ڈیلیوری آرڈرز پر سٹہ کھیلنے سے چینی مہنگی ہوئی

سندھ بھر میں 3 وفاقی اداروں کی مشترکہ ٹیموں کے شوگر مافیا کے خلاف بھرپور کریک ڈاون کی وجہ سے چینی کی قیمتوں میں نمایاں کمی ہوئی

کوئی باقاعدہ گرفتاری تو عمل میں نہیں آئی تاہم چھاپہ مار کارروائیوں کے دوران ہی شوگر مافیا نے گھٹنے ٹیک دیے، ذرائع کا انکشاف

بحران میں شوگر ملز مالکان سے زیادہ شوگر ایجنٹس نے بھرپور فائدہ اٹھایا، ڈیکلریشن جمع کرائے تو چینی کی قیمت معمول پر آنا شروع ہوگئی

کنزیومر واچ ڈیسک

شوگر ڈیلرز کی جانب سے شوگر ملز کے ڈیلیوری آرڈرز پر سٹہ کھیلنے کی وجہ سے چینی مہنگی ہوئی۔ ذرائع کے مطابق ملک بھر میں چینی کی گراں فروشی کے خلاف وزیراعظم کی ہدایت پر کراچی سمیت سندھ بھر میں 3 وفاقی اداروں کی مشترکہ ٹیموں کے شوگر مافیا کے خلاف بھرپور کریک ڈاون کی وجہ سے چینی کی قیمتوں میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔ ان کارروائیوں میں شامل حساس ادارے کے ذمہ دار افسر کے مطابق ایف آئی اے، ایف بی آر اور انٹیلی جنس بیورو نے شوگر مافیا کے خلاف 2 روز قبل مشترکہ کریک ڈاون شروع کیا اور چینی کے ہول سیل ڈیلرز کی پکڑ دھکڑ شروع کی گئی۔ ذرائع کے مطابق اس سلسلے میں کوئی باقاعدہ گرفتاری تو عمل میں نہیں آئی تاہم چھاپہ مار کارروائیوں کے دوران ہی شوگر مافیا نے گھٹنے ٹیک دیے اور فوری طور پر چینی کی قیمتوں میں کمی آنا شروع ہوئی۔ ذرائع نے بتایا کہ شوگر ڈیلرز کی جانب سے شوگر ملز کے ڈیلیوری آرڈرز پر سٹہ کھیلنے کی وجہ سے چینی مہنگی ہوئی تھی۔ ذرائع کا بتانا ہے کہ چینی کے ہول سیل بیوپاریوں نے فروری میں شوگر ملز سے ایڈوانس میں ڈیلیوری آرڈرز حاصل کر لیے تھے، چینی کے ذخائر شوگر ملوں میں رہے جب کہ ایجنٹوں نے ان ڈیلیوری آرڈرز کو کئی ایجنٹوں تک فروخت کیا۔

ملز مالکان چینی کے 2 نرخ مقرر کرنے پر بضد، حکومت کا انکار، اجلاس کی اندرونی کہانی سامنے آگئی ذرائع کے مطابق کسی نے فی کلوگرام 5 روپے منافع کمایا تو کسی نے 2 یا 3 روپے فی کلو رکھے، ہر ایجنٹ نے اپنا منافع رکھ کر ڈیلیوری آرڈرز آگے فروخت کیے کی وجہ سے چینی مارکیٹ میں آنے سے پہلے ہی مہنگی ہوچکی تھی۔ ذرائع نے بتایا کہ کراچی میں اجناس کی ہول سیل مارکیٹ نیوچالی یا جوڑیا بازار کے ہر ایک ہول سیلر نے ایک ماہ میں چینی کی فی کس ایک ارب روپے سے زائد کی خرید و فروخت کی۔ ذرائع کے مطابق مشترکہ کارروائیوں پر ڈیلرز نے چینی کی قیمت میں کمی کے ڈیکلریشن جمع کرائے تو چینی کی قیمت معمول پر آنا شروع ہوگئی۔ ذرائع نے انکشاف کیا کہ اس بحران میں شوگر ملز مالکان سے زیادہ شوگر ایجنٹس نے بھرپور فائدہ اٹھایا اور فی کس کروڑوں روپے کا دھندا کیا۔

پی آئی اے کی نجکاری کے عمل کو تیز کرنے کی ہدایت

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) کابینہ کی نجکاری کمیٹی نے قومی ایئرلائن کے 51 فیصد شیئرز فروخت کرنے کیلئے نجکاری کے عمل کو تیز کرنے کی ہدایت کردی۔ نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار کی زیر صدارت کابینہ کی نجکاری کمیٹی کا اجلاس ہوا جہاں قومی ایئرلائن کی نجکاری کے امور کا جائزہ لیا گیا۔ ذرائع کے مطابق کمیٹی نے قومی ایئرلائن کی نجکاری کا عمل تیز کرنے کی ہدایت کی اور فیصلہ کیا کہ قومی ایئرلائن کے 51 فیصد شیئرز فروخت کیے جائیں گے۔ کمیٹی نے نئے جہازوں کی خریداری یا لیز پر ٹیکس چھوٹ دینے کی اور خریدار کمپنی کو جہازوں کی لیز یا خریداری پر سیلز ٹیکس سے استثنٰی کی سفارش کی۔ نجکاری کمیٹی کو بریفنگ دی گئی کہ آئی ایم ایف کی جانب سے اس استثنٰی پر اعتراض نہیں کیا گیا۔

پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں کم ہونیکا امکان

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) بین الاقوامی مارکیٹ میں پیٹرول اور ڈیزل کی قیمت میں مزید کمی ریکارڈ کی گئی ہے جس کے اثرات پاکستان میں بھی پڑنے کا امکان ہے۔ عالمی سطح پر پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کمی کے بعد ملک میں بھی قیمتیں کم ہونے کی توقع کی جارہی ہے۔ بین الاقوامی مارکیٹ میں پیٹرول کی قیمت میں ایک ڈالر چالیس سینٹ کی کمی ریکارڈ کی گئی جس کے بعد پیٹرول کی قیمت سات ڈالر چوبیس سینٹ سے کم ہوکر پانچ ڈالر چوراسی سینٹ فی بیرل ہوگئی ہے۔ اسی طرح عالمی سطح پر ڈیزل کی قیمت میں بھی ساٹھ سینٹ کی کمی دیکھی گئی ہے۔ عالمی قیمتوں میں کمی کے باعث پاکستان میں پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں کم ہونے کا امکان ہے۔ مارکیٹ ذرائع کا کہنا ہے کہ موجودہ عالمی قیمت کے مطابق پاکستان میں پیٹرول تین روپے اٹھارہ پیسے فی لیٹر جبکہ ڈیزل تین روپے فی لیٹر تک سستا ہوسکتا ہے۔ تاہم حتمی فیصلہ حکومت کی جانب سے آئندہ قیمتوں کے تعین کے وقت کیا جائے گا۔

8 ماہ کے دوران مہنگائی میں اضافے کی شرح 5.9 فیصد ریکارڈ

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) رواں مالی سال کے پہلے 8 ماہ کے دوران مہنگائی میں اضافے کی شرح 5.9 فیصد ریکارڈ کی گئی جو گزشتہ مالی سال اسی عرصے میں 28 فیصد تھی۔ اسٹیٹ بینک کے ذخائر، ترسیلات زر، برآمدات، درآمدات، محصولات اور نان ٹیکس آمدن بھی بڑھ گئی۔ وزارت خزانہ کا کہنا ہے کہ معاشی سرگرمیوں میں اضافے کا امکان ہے۔ رواں مالی سال کے پہلے 8 ماہ کے دوران مالی خسارہ کم ہوا۔ وزارت خزانہ کے مطابق فروری میں چینی، ڈیری مصنوعات اور ویجیٹیبل گھی کی قیمتوں میں اضافے سے مہنگائی 8.2 فیصد سے بڑھ کر 9.7 ریکارڈ کی گئی۔ وزارت خزانہ کا کہنا ہے کہ 8 ماہ میں بیرونی سرمایہ کاری میں سالانہ بنیادوں پر 11.8 فیصد کا اضافہ ہوا، فروری میں بیرونی سرمایہ کاری میں 67.5 فیصد کمی ہوئی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مانیٹری پالیسی نے شرح سود 12 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جولائی سے فروری تک برآمدات 21.8 ارب اور درآمدات 38.3 ارب ڈالرز رہیں۔ وزارت خزانہ کے مطابق 8 ماہ میں تجارتی خسارہ 16.5 ارب ڈالرز رہا، اس دوران بڑی صنعتوں کی پیداوار میں 1.78 فیصد کی کمی ہوئی۔ ترسیلات زر میں جولائی تا فروری 32.5 فیصد کا اضافہ ہوا۔ کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ سرپلس اور روپے کی قدر میں معمولی کمی ہوئی۔ وزارت خزانہ کا کہنا ہے کہ مارچ میں مہنگائی بڑھنے کی شرح ایک سے 1.5 اور اپریل میں 2 سے 3 فیصد رہنے کا امکان ہے۔

حکومت کا دعوی دھرا رہ گیا، عوام مہنگی چینی لینے پر مجبور

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) رواں مالی سال کے پہلے 8 ماہ کے دوران مہنگائی میں اضافے کی شرح 5.9 فیصد ریکارڈ کی گئی جو گزشتہ مالی سال اسی عرصے میں 28 فیصد تھی۔ اسٹیٹ بینک کے ذخائر، ترسیلات زر، برآمدات، درآمدات، محصولات اور نان ٹیکس آمدن بھی بڑھ گئی۔ وزارت خزانہ کا کہنا ہے کہ معاشی سرگرمیوں میں اضافے کا امکان ہے۔ رواں مالی سال کے پہلے 8 ماہ کے دوران مالی خسارہ کم ہوا۔ وزارت خزانہ کے مطابق فروری میں چینی، ڈیری مصنوعات اور ویجیٹیبل گھی کی قیمتوں میں اضافے سے مہنگائی 8.2 فیصد سے بڑھ کر 9.7 ریکارڈ کی گئی۔ وزارت خزانہ کا کہنا ہے کہ 8 ماہ میں بیرونی سرمایہ کاری میں سالانہ بنیادوں پر 11.8 فیصد کا اضافہ ہوا، فروری میں بیرونی سرمایہ کاری میں 67.5 فیصد کمی ہوئی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مانیٹری پالیسی نے شرح سود 12 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جولائی سے فروری تک برآمدات 21.8 ارب اور درآمدات 38.3 ارب ڈالرز رہیں۔ وزارت خزانہ کے مطابق 8 ماہ میں تجارتی خسارہ 16.5 ارب ڈالرز رہا، اس دوران بڑی صنعتوں کی پیداوار میں 1.78 فیصد کی کمی ہوئی۔ ترسیلات زر میں جولائی تا فروری 32.5 فیصد کا اضافہ ہوا۔ کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ سرپلس اور روپے کی قدر میں معمولی کمی ہوئی۔ وزارت خزانہ کا کہنا ہے کہ مارچ میں مہنگائی بڑھنے کی شرح ایک سے 1.5 اور اپریل میں 2 سے 3 فیصد رہنے کا امکان ہے۔

تنخواہ دار طبقے نے آٹھ ماہ میں 331 ارب روپے کا انکم ٹیکس ادا کیا

اسلام آباد: (کنزیومرواچ نیوز) تنخواہ دار طبقے نے آٹھ ماہ میں 331 ارب روپے کا انکم ٹیکس ادا کیا جو حکومت کے منظور نظر طبقے یعنی ریٹیلرز کے ادا کردہ ٹیکس سے 1350 فیصد زیادہ ہے لیکن آئی ایم ایف سے ریلیف کیلئے یہ اب بھی ناکافی ہے۔ رواں مالی سال میں جولائی تا فروری کے دوران تنخواہ دار افراد کی جانب سے ادا کیا گیا ٹیکس گزشتہ مالی سال اسی عرصے کے دوران جمع کی گئی رقم سے 120 ارب روپے یا 56 فیصد زائد ہے۔ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں یہ رقم 211 ارب روپے تھی۔ حکومت نے پورے مالی سال 2024-25 کے لیے تنخواہ دار طبقے سے 75 ارب روپے اضافی وصول کرنے کا ہدف رکھا تھا۔ یہ رقم پہلے ہی 120 ارب روپے زیادہ ہوگئی ہے اور مالی سال کے اختتام میں ابھی چار ماہ باقی ہیں۔ گزشتہ مالی سال میں تنخواہ دار طبقے نے 368 ارب روپے ٹیکس ادا کیا۔ اسکے باوجود، ذرائع کے مطابق حکومت نے مذاکرات کے دوران آئی ایم ایف کے ساتھ اس طبقے پر بوجھ کم کرنے کا معاملہ اٹھایا اور نہ ہی اس بارے میں کوئی بات کی۔ رابطہ کرنے پر ایف بی آر کے ترجمان ڈاکٹر نجیب میمن نے کہا کہ حکومت آئندہ بجٹ کے موقع پر تنخواہ دار طبقے پر ٹیکس کا جائزہ لے گی۔ دوسری جانب ریٹیلرز نے جو زیادہ تر غیر رجسٹرڈ ہیں وِد ہولڈنگ انکم ٹیکس کی مد میں 23 ارب روپے کا حصہ ڈالا۔ ذرائع نے بتایا کہ ہول سیلرز اور ڈسٹری بیوٹرز نے بھی آٹھ ماہ میں 16 ارب روپے کا وِد ہولڈنگ ٹیکس ادا کیا جبکہ ان میں سے تقریباً نصف غیر رجسٹرڈ تھے۔ بجٹ میں حکومت نے تاجروں پر 2.5 فیصد وِد ہولڈنگ ٹیکس اس امید پر لگایا تھا کہ اس سے وہ ٹیکس نظام میں آنے پر مجبور ہوجائیں گے۔ شرح میں اضافے سے تاجروں سے مزید 12 ارب روپے وصول کرنے میں مدد ملی لیکن مطلوبہ مقصد حاصل نہیں ہوسکا۔ تاجروں نے اضافی ٹیکس صارفین سے وصول کیا۔ حکومت کی ایک کروڑ تاجروں کو نیٹ میں لانے کی تاجر دوست سکیم بھی بری طرح ناکام ہوئی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ایف بی آر نے آئی ایم ایف کے سامنے اعتراف کیا کہ تاجر اور جیولرز سے ٹیکس وصولی مشکل کام تھا، ڈیزائن کی بڑی خامیوں کی وجہ سے سکیم ناکام ہوگئی۔ اس سکیم کے تحت 50 ارب روپے کی وصولی کا تخمینہ تھا لیکن اس سے بہت کم حاصل ہوا۔ بڑے تاجروں نے چھوٹے تاجروں کو اس سکیم میں شمولیت سے روکا۔

سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس کی فوری بحالی مزید مشکل

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) پاکستان میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس کی فوری بحالی مزید مشکل ہوگئی۔ پی ٹی اے اور غیر ملکی کمپنی کی انتظامیہ کے درمیان معاملات طے نہ ہوسکے۔ پی ٹی اے نے حکومتی یا عدالتی احکامات کے بغیر ازخود سروس بحال نہ کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ پی ٹی اے ذرائع کے مطابق حکومت یا عدالتی احکامات کے بغیر سروس بحالی کا کوئی امکان نہیں۔ ذرائع کے مطابق ایکس پاکستان میں رجسٹریشن اور مقامی قوانین کی پاسداری سے بدستور انکاری ہے، جس کے باعث پی ٹی اے نے ملک میں ایکس کی سروسز خود بحال نہ کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ نمائندہ خصوصی سماء سے گفتگو میں پی ٹی اے حکام نے ایکس کے حوالے سے پالیسی واضح کردی۔ حکام کے مطابق پابندی کے بعد ایکس انتظامیہ کے ساتھ متعدد بار خط و کتابت ہوئی۔ ایکس کے قواعد و ضوابط پاکستانی قوانین سے متصادم ہے جس کے سبب معاملہ حل نہ ہوسکا۔ پی ٹی اے حکام کے مطابق وزارت داخلہ کی ہدایت پر ایکس سروس کو 17 فروری 2024 کو بلاک کیا تھا، ایکس کو متعدد بار غیر قانونی آن لائن مواد ہٹانے اور بلاک کرنے کا کہا گیا تھا۔ ایکس نے ہدایات پر عمل کیا نہ ہی سروس بحالی کی کوئی باضابطہ درخواست دی، وزارت داخلہ نے بھی ایکس کی بحالی کے لیے کوئی ہدایات نہیں دیں۔

ایڈیٹر: نشید آفاقی

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

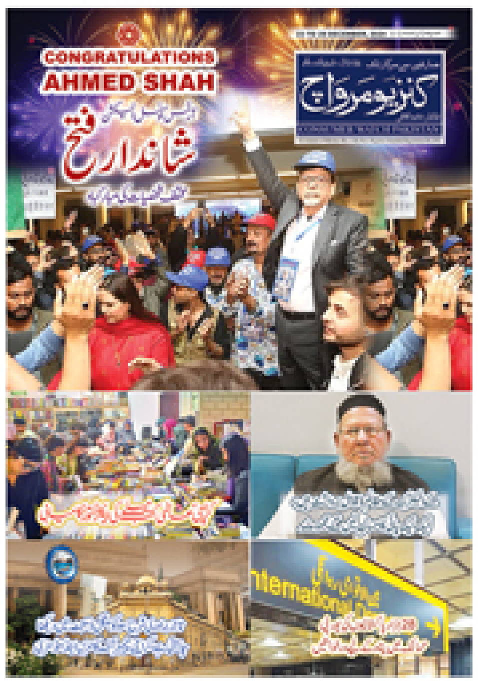

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3